جشن میلاد النبی ﷺ ائمہ و محدثین کی نظر میں

قرآن و سنت سے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تفصیلی دلائل پیش کرنے کے بعد بابِ ھٰذا میں ہم اُن ائمہ کرام کے حوالہ جات دیں گے جنہوں نے اِنعقادِ جشنِ میلاد کے اَحوال بیان کیے ہیں۔ تاریخی تناظر میں ان کے یہ تذکرے متعدد اسلامی اَدوار اور بلادِ اِسلامیہ سے متعلق ہیں۔ یہ کہنا مطلّقاً غلط اور خلافِ حقیقت ہے کہ میلاد پر منعقد کی جانے والی تقریبات بدعت ہیں اور ان کی ابتداء بر صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے کی۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ تقاریبِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِنعقاد ہندوستان کے مسلمانوں کی اختراع ہے نہ یہ کوئی بدعت ہے۔ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آغاز حالیہ دور کے مسلمانوں نے نہیں کیا بلکہ یہ ایک ایسی تقریب سعید ہے جو حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سمیت پورے عالم عرب میں صدیوں سے اِنعقاد پذیر ہوتی رہی ہے۔ بعد ازاں وہاں سے دیگر عجمی ملکوں میں بھی اِس تقریب کا آغاز ہوا۔ ذیل میں ہم اکابر ائمہ و محدثین کے حوالہ سے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آغاز واِرتقاء کا تذکرہ کرتے ہیں:

1۔ حجۃ الدین اِمام محمد بن ظفر المکی (497۔565ھ)

حجۃالدین اِمام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ظفر المکی (1104ـ1170ء) کہتے ہیں کہ الدرالمنتظم میں ہے:

وقد عمل المحبون للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحاً بمولدہ الولائم، فمن ذلک ما عملہ بالقاہرۃ المعزّیۃ من الولائم الکبار الشیخ إبوالحسن المعروف بابن قُفل قدّس اللہ تعالی سرہ، شیخ شیخنا إبی عبد اللہ محمد بن النعمان، وعمل ذلک قبلُ جمال الدین العجمی الھمذانی. وممن عمل ذلک علی قدر وسعہ یوسف الحجّار بمصر، وقد رإی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو یحرّض یوسف المذکور علی عمل ذلک.

”اہلِ محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اَصحابِ محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا انعقاد کیا ان میں شیخ ابو الحسن بھی ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ یہ عمل مبارک جمال الدین عجمی ہمذانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا اور پھر انہوں نے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف حجار کو عملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔"

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرة خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 363

2۔ شیخ معین الدین عمر بن محمد المَلّا (م 570ھ)

شیخ معین الدین ابو حفص عمر بن محمد بن خضر اِربلی موصلی المَ. .لّا کے لقب سے معروف تھے۔آپ موصل کی نہایت صالح، زاہد و عالم شخصیت تھے۔

وکان اِول من فعل ذلک بالموصل الشیخ عمر بن محمد المَ.لّا اِحد الصالحین المشهورین، وبہ اقتدی فی ذلک صاحب إربل وغیرہ رحمهم اللہ تعالی.

’’اور شہر موصل میں سب سے پہلے میلاد شریف کا اِجتماع منعقد کرنے والے شیخ عمر بن محمد مَلّا تھے جن کا شمار مشہور صالحین میں ہوتا تھا۔ اور شاہِ اِربل و دیگر لوگوں نے اُنہی کی اِقتداء کی ہے۔ اللہ اُن پر رحم فرمائے۔‘‘

1. ابو شامة، الباعث علی إنکار البدع والحوادث : 24

2. صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 365

3۔ علامہ اِبن جوزی (510۔579ھ)

علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن جوزی (1116۔1201ء) کثیر کتب کے مصنف تھے۔ اُنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو کتب تالیف کیں:

1. بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2. مولد العروس

علامہ ابن جوزی بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرماتے ہیں :

لازال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ویفرحون بقدوم ہلال شہر ربیع الأول ویہتمون اہتمامًا بلیغًا علی السماع والقراۃ لمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وینالون بذالک اجرًا جزیلًا وفوزًا عظیمًا.

’’مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔‘‘

ابن جوزی، بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 58

علامہ ابن جوزی مولد العروس میں فرماتے ہیں :

وجعل لمن فرح بمولدہ حجابًامن النار وسترًا، ومن انفق فی مولدہ درہمًا کان المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہ شافعًا ومشفعًا، واخلف اللہ علیہ بکل درہم عشرًا.

فیابشری لکم امۃ محمد لقد نلتم خیرًا کثیرًا فی الدنیاوفی الاخری. فیاسعدمن یعمل لاحمد مولدًا فیلقی الہناء والعز والخیر والفخر، ویدخل جنات عدن بتیجان درّ تحتہا خلع خضرًا.

’’اور ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے باعث خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے (یہ خوشی) اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنادی۔ اور جس نے مولدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک درہم خرچ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلہ میں اُسے دس درہم عطا فرمائے گا۔

''اے اُمتِ محمدیہ ! تجھے بشارت کہ تونے دنیا وآخرت میں خیر کثیر حاصل کی۔ پس جو کوئی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ خوش بخت ہے اور وہ خوشی، عزت، بھلائی اور فخر کو پالے گا۔ اور وہ جنت کے باغوں میں موتیوں سے مرصع تاج اور سبز لباس پہنے داخل ہوگا۔''

ابن جوزی، مولد العروس: 11

علامہ ابن جوزی شاہِ اِربل مظفر ابو سعید کوکبری کی طرف سے بہت بڑے پیمانے پر میلاد شریف منائے جانے اور اس پر خطیر رقم خرچ کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

لولم یکن فی ذلک إلاإرغام الشیطان وإدعام اِہل اایمان.

”اِس نیک عمل میں سوائے شیطان کو ذلیل ورُسوا کرنے اور اہل ایمان کو تقویت پہنچانے کے کچھ نہیں۔“

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 363

مراد یہ کہ محافلِ میلاد کااِنعقاد شیطان کورُسوااور ذلیل وخوار کرتا ہے جب کہ اس سے مومنین کو تقویت ملتی ہے۔

4۔ حافظ ابو الخطاب بن دحیہ کلبی (544۔633ھ)

قاضی القضاۃ ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان اپنی کتاب ”وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان (3 : 448۔450)“ میں حافظ ابو الخطاب بن دحیہ کلبی (544۔633ھ) کے سوانحی خاکہ میں لکھتے ہیں :

كان من اعيان العلماء، ومشاهير الفضلاء، قدم من المغرب، فدخل الشام والعراق، واجتاز بإربل سنة اربع وستمائة، فوجد ملكها المعظم مظفر الدين بن زين الدين يعتنی بالمولد النبوی، فعمل له كتاب ”التنوير فی مولد البشير النذير“ وقرأه عليه بنفسه، فأجازه بألف دينار.
قال: وقد سمعناه علی السلطان فی ستة مجالس، فی سنة خمس وعشرين وستمائة.

”ان کا شمار بلند پایہ علماء اور مشہور محققین میں ہوتا تھا۔ وہ مراکش سے شام اور عراق کی سیاحت کے لیے روانہ ہوئے۔ 604ھ میں ان کا گزر اربل کے علاقے سے ہوا جہاں ان کی ملاقات عظیم المرتبت سلطان مظفر الدین بن زین الدین سے ہوئی جو یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظامات میں مصروف تھا۔ اس موقع پر انہوں نے ”التنوير فی مولد البشير النذير“ کتاب لکھی۔ انہوں نے یہ کتاب خود سلطان کو پڑھ کر سنائی۔ پس بادشاہ نے ان کی خدمت میں ایک ہزار دینار بطور انعام پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے 625ھ میں سلطان کے ساتھ اسے چھ نشستوں میں سنا تھا۔“

1. سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 44، 45

2. سیوطی، الحاوی للفتاوی: 200

3. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 236، 237

5۔ حافظ شمس الدین الجزری (م 660ھ)

شیخ القراء حافظ شمس الدین محمد بن عبد اللہ الجزری الشافعی (م 1262ء) اپنی تصنیف "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھتے ہیں:

وقد رؤی إبو لہب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ: ما حالک؟ فقال: فی النار، إلا إنہ یخفّف عنی کل لیلۃ اثنین، وإمص من بین إصبعی ہاتین ماء بقدر ہذا. وإشار برإس إصبعہ. وإن ذلک بإعتاقی لثویبۃ عند ما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبإرضاعہا لہ.

فإذا کان إبو لہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزیَ فی النار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ، فما حال المسلم الموحد من إمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسر بمولدہ،

وبذل ما تصل إليه قدرته في محبته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ لعمری إنما یکون جزاؤہ من اللہ الکریم إن یدخلہ بفضلہٖ جنات النعیم.

’’ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ تخفیفِ عذاب میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟

خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔''

1. سیوطی، الحاوی للفتاوی: 206

2. سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 65، 66

3. قسطلانی، المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 147

4. زرقانی، شرح المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 260، 261

5. صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 366، 367

6. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 237، 238

آپ مزید لکھتے ہیں:

من خواصہ إنہ إمان فی ذلک العام، وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام.

)''محافلِ میلاد شریف کے) خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔''

صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 365، 366

6۔ اِمام ابو شامہ (599۔ 665ھ)

شارح صحیح مسلم اِمام نووی (631۔ 677ھ/1233۔ 1278ء) کے شیخ امام ابو شامہ عبد الرحمان بن اسماعیل (1202۔ 1267ء) اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث میں لکھتے ہیں:

ومن إحسن ماابتدع في زماننا من ہذا القبیل ماکان یفعل بمدینۃ إربل، جبرہا اللہ تعالی، کل عام في الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصدقات والمعروف وإظہار الزینۃ والسرور، فإن ذالک مع ما فیہ من الإحسان إلی الفقراء مُشعِرٌ بمحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وتعظیمہ وجلالتہ فی قلب فاعلہ وشکر اللہ تعالی علی ما مَنّ بہ من إیجاد رسولہ الذی إرسلہ رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی جمیع الأنبیاء والمرسلین.

''اور اِسی (بدعتِ حسنہ) کے قبیل پر ہمارے زمانے میں اچھی بدعت کا آغاز شہر ''اِربل'' خدا تعالیٰ اُسے حفظ و اماں عطا کرے۔میں کیا گیا۔ اس بابرکت شہر میں ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر اِظہارِ فرحت و مسرت کے لیے صدقات و خیرات کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف غرباء و مساکین کا بھلا ہوتا ہے وہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ محبت کا پہلو بھی نکلتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اِظہارِ شادمانی کرنے والے کے دل میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حد تعظیم پائی جاتی ہے اور ان کی جلالت و عظمت کا تصور موجود ہے۔ گویا وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہے کہ اس نے بے پایاں لطف و احسان فرمایا کہ

اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ان کی طرف) بھیجا جو تمام جہانوں کے لیے رحمتِ مجسم ہیں اور جمیع انبیاء ورُسل پر فضیلت رکھتے ہیں۔"

1. ابو شامہ، الباعث علی إنکار البدع والحوادث: 23، 24

2. صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 365

3. حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المامون، 1 : 84

4. احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 53

5. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 233

شیخ ابو شامہ شاہِ اِربل مظفر ابو سعید کوکبری کی طرف سے بہت بڑے پیمانے پر میلاد شریف منائے جانے اور اس پر خطیر رقم خرچ کیے جانے کے بارے میں اُس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مثل ہذا الحسن یُندب إلیہ ویُشکر فاعلہ ویُثنی علیہ.

’’اِس نیک عمل کو مستحب گردانا جائے گا اور اِس کے کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جائے اور اِس پر اُس کی تعریف کی جائے۔‘‘

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 363

7۔ امام صدر الدین موہوب بن عمر الجزری (م 665ھ)

قاضیء مصر صدر الدین موہوب بن عمر بن موہوب الجزری الشافعی فرماتے ہیں :

ہذہ بدعۃ لا بأس بہا، ولا تُکرہ البِدع إلا إذا راغمت السُّنۃ، وإما إذا لم تراغمہا فلا تُکرہ، ویُثاب الإنسان بحسب قصدہ فی إظہار السرور والفرح بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

وقال في موضع آخر: ہذا بدعة، ولكنها بدعة لا بأس بها، ولكن لا يجوز له إن يسأل الناس بل إن كان يَعلمُ إو يغلب علی ظنه إن نفس المسؤول تَطِيب بما يعطيه فالسؤال لذلک مباح إرجو إن لا ينتہی إلی الكراہة.

"یہ بدعت ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور بدعتِ مکروہ وہ ہے جس میں سنت کی بے حرمتی ہو۔ اگر یہ پہلو نہ پایا جائے تو (بدعت) مکروہ نہیں اور انسان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی حسبِ توفیق اور حسبِ اِرادہ مسرت و خوشی کے اظہار کے مطابق اجر و ثواب پاتا ہے۔

"اور ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں : یہ بدعت ہے لیکن اس بدعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اِس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ یہ جانتا ہے یا اُسے غالب گمان ہے کہ اس کا سوال مسؤل کی طبیعت پر گراں نہیں گزرے گا اور وہ خوشی سے سوال کو پورا کرے گا تو ایسی صورت میں یہ سوال مباح ہوگا، اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ عمل مبنی بر کراہت نہیں ہوگا۔"

صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 365، 366

8۔ اِمام ظہیر الدین جعفر التزمنتی (م 682ھ)

اِمام ظہیر الدین جعفر بن یحییٰ بن جعفر التزمنتی الشافعی (م 1283ء) کہتے ہیں:

ہذا الفعل لم یقع فی الصدر الأول من السلف الصالح مع تعظیمهم و حبهم له إعظاماً و محبۃ لا یبلغ جَمعُنا الواحدَ منهم ولا ذرّۃ منه، وہی بدعۃ حسنۃ إذا قصد فاعلها جمع الصالحین والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وإطعام الطعام للفقراء والمساکین وہذا القدر یثاب علیہ بہذا الشرط فی کل وقت.

’’محافلِ میلاد کے انعقاد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری میں شروع نہیں ہوا اگرچہ ہمارے اَسلاف صالحین عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر سرشار تھے کہ ہم سب کا عشق و محبت ان بزرگانِ دین میں سے کسی ایک شخص کے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پہنچ سکتا۔ میلاد کا انعقاد بدعتِ حسنہ ہے، اگر اس کا اہتمام کرنے والا صالحین کو

جمع کرنے، محفلِ درود و سلام اور فقراء و مساکین کے طعام کا بندوبست کرنے کا قصد کرتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ جب بھی یہ عمل کیا جائے گا موجبِ ثواب ہوگا۔''

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 364

9۔علامہ ابن تیمیہ (661. 728ھ)

علامہ تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ (1263۔1328ء) اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم میں لکھتے ہیں :

وکذلک ما یحدثہ بعض الناس، إما مضاہاۃ للنصاری فی میلاد عیسی علیہ السلام، وإما محبۃ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتعظیمًا. واللہ قد یثیبہم علی ہذہ المحبۃ والاجتہاد، لا علی البدع، من اتخاذ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدًا.

”اور اِسی طرح اُن اُمور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلادِ عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لیے یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس محبت اور اِجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یومِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہ طور عید اپنایا۔“

ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اِصحاب الجحیم : 404

اِسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں :

فتعظیم المولد واتخاذہ موسماً، قد یفعلہ بعض الناس، ویکون لہ فیہ اِجر عظیم؛ لحسن قصدہ، وتعظیمہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کما قدمتہ لک اِنہ یحسن من بعض الناس ما یستقبح من المؤمن المسدد.

”میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنا لینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اِس میں اُس کے لیے اَجر عظیم بھی ہے کیوں کہ اُس کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک اَمر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔“

ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ إصحاب الجحیم : 406

10۔ اِمام ابو عبد اللہ بن الحاج المالکی (م 737ھ)

امام ابو عبد اللہ ابن الحاج محمد بن محمد بن محمد المالکی (م 1336ء) اپنی کتاب ”المدخل الی تنمیۃ الاعمال بتحسین النیات والتنبیہ علی کثیر من البدع المحدثۃ والعوائد المنتحلۃ“ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں:

إشار علیہ الصلاۃ والسلام إلی فضیلۃ ہذا الشہر العظیم بقولہ للسائل الذی سألہ عن صوم یوم الاثنین، فقال لہ علیہ الصلاۃ والسلام: ذلک یوم ولدت فیہ.

فتشريف ہذا اليوم متضمن لتشريف ہذا الشہر الذی ولد فيہ، فينبغی إن نحترمہ حق الاحترام ونفضلہ بما فضل اللہ بہ الأشہر الفاضلۃ، وہذا منہا لقولہ عليہ الصلاۃ والسلام: إنا سيد ولد آدم ولا فخر. ولقولہ عليہ الصلاۃ والسلام: آدم ومن دونہ تحت لوائی.

وفضيلۃ الأزمنۃ والأمكنۃ بما خصّہا اللہ تعالیٰ من العبادات التی تفعل فيہا، لما قد علم إن الأمكنۃ والأزمنۃ لا تتشرف لذاتہا، وإنما يحصل لہا التشريف بما خصّت بہ من المعانی. فانظر رحمنا اللہ وإيّاك إلی ما خصّ اللہ تعالیٰ بہ ہذا الشہر الشريف ويوم الاثنين. ألا تری إن صوم ہذا اليوم فيہ فضل عظيم لأنہ صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم ولد فيہ؟

فعلی ہذا فينبغی إذا دخل ہذا الشہر الكريم إن يكرّم ويعظّم ويحترم الاحترام اللائق بہ وذلك بالاتّباع لہ صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم فی كونہ كان يخصّ الأوقات الفاضلۃ بزيادۃ فعل البر فيہا وكثرۃ الخيرات. ألا تری إلی قول البخاری: كان رسول اللہ صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم إجود الناس بالخير، وكان إجود ما يكون فی رمضان. فنمتثل تعظيم الأوقات الفاضلۃ بما امتثلہ علی قدر استطاعتنا.

فإن قال قائل: قد التزم علیہ الصلاۃ والسلام فی الأوقات الفاضلۃ ما التزمہ مما قد علم، ولم یلتزم فی ھذا الشھر ما التزمہ فی غیرہ. فالجواب: إن المعنی الذی لأجلہ لم یلتزم علیہ الصلاۃ والسلام إنما ھو ما قد عُلم من عادتہ الکریمۃ فی کونہ علیہ الصلاۃ والسلام یرید التخفیف عن إمتہ، والرحمۃ لھم سیّما فیما کان یخصّہ علیہ الصلاۃ والسلام.

إلا تری إلی قولہ علیہ الصلاۃ والسلام فی حق حرم المدینۃ: اللّٰھم! إن إبراھیم حرّم مکۃ، وإنی إحرّم المدینۃ بما حرّم بہ إبراھیم مکۃ ومثلہ معہ؟ ثم إنہ علیہ الصلاۃ والسلام لم یشرّع فی قتل صیدہ ولا فی قطع شجرہ الجزاء، تخفیفاً علی إمتہ ورحمۃ لھم، فکان علیہ الصلاۃ والسلام ینظر إلی ما ھو من جھتہ... وإن کان فاضلًا فی نفسہ یترکہ للتخفیف عنھم.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی ولادت کے) عظیم مہینے کی عظمت کا اِظہار ایک سائل کے جواب میں فرمایا جس نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے فرمایا: ’’یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔‘‘

''پس اس دن کی عظمت سے اُس ماہِ (ربیع الاول) کی عظمت معلوم ہوتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کا کما حقہ احترام کریں اور اِس ماہِ مقدس کو اس چیز کے ساتھ فضیلت دیں جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فضیلت والے مہینوں کو فضیلت بخشی ہے۔ اِسی حوالے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور فرمان ہے: ''روزِ محشر آدم علیہ السلام سمیت سب میرے پرچم تلے ہوں گے۔''

''زمانوں اور مکانوں کی عظمتیں اور فضیلتیں ان عبادتوں کی وجہ سے ہیں جو ان (مہینوں) میں سرانجام دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ زمان و مکاں کی خود اپنی کوئی عظمت و رفعت نہیں بلکہ ان کی عظمت کا سبب وہ خصوصیات و امتیازات ہیں جن سے انہیں سرفراز فرمایا گیا۔ پس اس پر غور کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے اور

پیر کے دن کو عظمت عطا کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس دن روزہ رکھنا فضلِ عظیم ہے کیوں کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اس روز ہوئی۔

”لہٰذا لازم ہے کہ جب یہ مبارک مہینہ تشریف لائے تو اس کی بڑھ چڑھ کر تکریم و تعظیم اور ایسی توقیر واِحترام کیا جائے جس کا یہ حق دار ہے۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس اُسوۂ مبارکہ کی تقلید ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصی (عظمت کے حامل) دنوں میں کثرت سے نیکی اور خیرات کے کام کرتے تھے۔ کیا تو (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے) اِمام بخاری (194۔256ھ) کا روایت کردہ یہ قول نہیں دیکھتا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلائی میں سب لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت فیاضی اور دریادلی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اس بناء پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرماتے تھے ہمیں بھی فضیلت کے حامل اوقات (جیسے ماہِ ربیع الاول) کی بہ قدرِ اِستطاعت تعظیم کرنی چاہیے۔

''اگر کوئی کہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی جیسا کہ اوپر جانا جاچکا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس ماہ کی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اس طرح عزت افزائی نہیں کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے مہینوں کی کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کے لیے تخفیف اور آسانی و راحت کا بہت خیال رہتا تھا بالخصوص ان چیزوں کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات مقدسہ سے متعلق تھیں۔

''کیا تو نے حرمتِ مدینہ کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں دیکھا: ''اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو اُنہی چیزوں کی مثل حرم قرار دیتا ہوں جن سے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔'' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے لیے تخفیف اور رحمت کے سبب مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذاتِ مقدسہ سے متعلقہ کسی اَمر کو اس کی ذاتی فضیلت کے باوجود امت کی آسانی کے لیے ترک فرما دیتے۔‘‘

1. ابن الحاج، المدخل إلی تنمیۃ الأعمال بتحسین النیات والتنبیہ علی کثیر من البدع المحدثۃ والعوائد المنتحلۃ، 2 : 2 - 4

2. سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد : 57 - 59

3. سیوطی، الحاوی للفتاوی : 203، 204

4. صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 371، 372

ابن الحاج مالکی ایک جگہ لکھتے ہیں :

فإن قال قائل : ما الحکمۃ فی کونہ علیہ الصلاۃ والسلام خصّ مولدہ الکریم بشہر ربیع الأول وبیوم الاثنین منہ علی الصحیح والمشہور عند أکثر العلماء، ولم یکن فی شہر رمضان الذی

إنزل فيه القرآن، وفيه ليلة القدر، واختص بفضائل عديدة، ولافي الأشهر الحرم التي جعل الله لها الحرمة يوم خلق السموات والأرض ولافي ليلة النصف من شعبان، ولافي يوم الجمعة ولافي ليلتها؟

فالجواب من إربعة إوجه:

الوجه الأول: ماورد في الحديث من إن الله خلق الشجر يوم الاثنين. وفي ذلك تنبيه عظيم وهو إن خلق الأقوات والأرزاق والفواكه والخيرات التي يتغذى بها بنوآدم ويحيون، ويتداوون وتنشرح صدورهم لرؤيتها وتطيب بها نفوسهم وتسكن بها خواطرهم عند رؤيتها لاطمئنان نفوسهم بتحصيل مايبقي حياتهم على ماجرت به العادة من حكمة الحكيم سبحانه وتعالى فوجوده صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الشهر في هذا اليوم قرة عين بسبب ماوجد من الخير العظيم والبركة الشاملة لأمته صلوات الله عليه وسلامه.

الوجہ الثانی : إن ظہورہ علیہ الصلاۃ والسلام فی شہر ربیع فیہ إشارۃ ظاہرۃ لمن تفطن إلیہا بالنسبۃ إلی اشتقاق لفظۃ ربیع إذ إن فیہ تفاؤلًا حسنًا ببشارتہ لأمتہ علیہ الصلاۃ والسلام والتفاؤل لہ إصل إشار إلیہ علیہ الصلاۃ والسلام. وقد قال الشیخ الإمام إبو عبد الرحمٰن الصقلی : لکل إنسان من اسمہ نصیب.

الوجہ الثالث : إن فصل الربیع إعدل الفصول وإحسنہا.

الوجہ الرابع : إنہ قد شاء الحکیم سبحانہ وتعالی إنہ علیہ الصلاۃ والسلام تتشرف بہ الأزمنۃ والأماکن لا ہو یتشرف بہا بل یحصل للزمان والمکان الذی یباشرہ علیہ الصلاۃ والسلام الفضیلۃ العظمی والمزیۃ علی ما سواہ من جنسہ الا ما استثنی من ذلک لأجل زیادۃ الأعمال فیہا وغیر ذلک. فلو ولد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الأوقات المتقدم ذکرہا لکان ظاہرہ یوہم إنہ یتشرف بہا.

.1 ابن الحاج، المدخل إلی تنمیۃ الأعمال بتحسین النیات والتنبیہ علی کثیر من البدع المحدثۃ والعوائد المنتحلۃ، 2 : 26 - 29

.2 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد : 67، 68

.3 سیوطی، الحاوی للفتاوی : 207

.4 نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 238

’’اگر کوئی کہنے والا کہے : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ربیع الاول میں اور پیر کے دن ولادتِ مبارکہ کی حکمت کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ان کی ولادت رمضان المبارک جو نزولِ قرآن کا مہینہ ہے اور جس میں لیلۃ القدر رکھی گئی ہے یا دوسرے مقدس مہینوں یا 15 شعبان المعظم اور جمعہ کے دن میں کیوں نہ ہوئی؟

’’اس سوال کا جواب چار زاویہ ہائے نظر سے دیا جاسکتا ہے :

1۔ ذخیرۂ احادیث میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا۔ اس میں ایک لطیف نکتہ مضمر ہے۔ وہ یہ کہ پیر کے دن اللہ تعالیٰ نے غذا، رزق، روزی اور پھلوں اور دیگر خیرات کی چیزوں کو پیدا فرمایا جن سے بنی نوع انسان غذا حاصل کرتا

ہے اور زندہ رہتا ہے۔ اور ان کو بہ طور علاج بھی استعمال کرتا ہے اور انہیں دیکھ کر انہیں شرح صدر نصیب ہوتا ہے (دلی خوشی ہوتی ہے)۔ اور ان کے ذریعے ان کے نفوس کو خوشی و فرحت نصیب ہوتی ہے اور ان کے دلوں کو سکون میسر آتا ہے کیوں کہ (ان کے ذریعے) نفوس اس چیز کو حاصل کرکے جس پر ان کی زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ مطمئن ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رب تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے (کہ اس نے جانوں کو انہی چیزوں کے ساتھ زندہ رکھا ہوا ہے) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجودِ اَطہر اس مبارک مہینہ میں اس مبارک دن میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے بسبب اس کے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سبب) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو خیر کثیر اور عظیم برکتوں سے نوازا گیا۔

2۔ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ربیع کے مہینہ میں ظہور اس میں واضح اشارہ ہے ہر اس کے لیے جو لفظ ربیع کے اشتقاق، معنی و مفہوم پر غور کرے کیوں کہ لفظ ربیع (موسم بہار) میں اشتقاقی طور پر ایک اچھا اور نیک شگون پایا جاتا ہے۔ اس میں نیک شگون یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی گئی۔ اور نیک شگونی کی کوئی نہ کوئی اصل ہوتی جس کی طرف آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا۔ ابو عبد الرحمان صقلی بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص کے لیے اس کے نام میں اس کا ایک حصہ رکھ دیا گیا ہے یعنی اس کے نام کے اثرات اس کی شخصیت پر مرتسم ہوتے ہیں۔

3۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ربیع (بہار) تمام موسموں میں انتہائی معتدل اور حسین ہوتا ہے۔ اور اسی طرح رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تمام شرائع میں انتہائی پر اعتدال اور آسان ترین ہے۔

4۔ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چاہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مسعود سے زمان و مکان شرف حاصل کریں نہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے شرف پائیں۔ بلکہ وہ زمان و مکان جس میں براہِ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد ہو اس کو فضیلتِ عظمیٰ اور دیگر زمان و مکان پر نمایاں ترین مقام و مرتبہ حاصل ہو جائے۔ سوائے اس زمان و مکان کے جن کا اس لیے استثناء کیا گیا کہ ان میں اعمال کی کثرت کی جائے اور اس کے علاوہ باقی اسباب کی وجہ سے۔ پس اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اوقات میں تشریف لاتے جن کا ذکر (اوپر اعتراض میں) گزر چکا ہے تو وہ

بہ ظاہر اس وہم میں ڈال دیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے متشرف ہوئے ہیں۔"

11۔اِمام شمس الدین الذہبی (673۔748ھ)

اِمام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (1274۔1348ء) کا شمار عالمِ اسلام کے عظیم محدثین و مؤرّخین میں ہوتا ہے۔ اُنہوں نے اُصولِ حدیث اور اَسماء الرجال کے فن میں بھرپور خدمات سرانجام دیں اور کئی کتب تالیف کی ہیں، مثلا تجرید الاصول فی احادیث الرسول، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، المشتبہ فی اسماء الرجال، طبقات الحفاظ وغیرہ۔ فنِ تاریخ میں اُن کی ایک ضخیم کتاب تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام موجود ہے۔ اَسماء الرجال کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب سیر اعلام النبلاء میں رُواۃ کے حالاتِ زندگی پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں بلند پایہ مقام رکھتی ہے۔ امام ذہبی نے اس کتاب میں سلطان صلاح الدین ایوبی (532۔589ھ/1138۔1193ء) کے بہنوئی اور اِربل کے بادشاہ سلطان مظفر الدین ابو سعید کوکبری (م 630ھ) کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے اور ان کی بہت تعریف و تحسین کی ہے۔ بادشاہ ابو سعید کوکبری بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے اور

مہمان نواز تھے۔ اُنہوں نے دائمی بیماروں اور اندھوں کے لیے چار مسکن تعمیر کروائے اور ہر پیر و جمعرات کو ان سے ملاقات و دریافت اَحوال کے لیے جاتے۔ اِسی طرح خواتین، یتیموں اور لاوارث بچوں کے لیے الگ الگ گھر تعمیر کروائے تھے۔ وہ بیماروں کی عیادت کے لیے باقاعدگی سے ہسپتال جاتے تھے۔ اَحناف اور شوافع کے لیے الگ الگ مدارس بنوائے اور صوفیاء کے لیے خانقاہیں تعمیر کروائی تھیں۔ اِمام ذہبی لکھتے ہیں کہ وہ بادشاہ سنی العقیدہ، نیک دل اور متقی تھا۔ اُنہوں نے یہ واقعہ اپنی دو کتب ''سیر اعلام النبلاء'' اور ''تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام'' میں بالتفصیل درج کیا ہے۔

اِمام ذہبی ملک المظفر کے جشنِ میلاد منانے کے بارے میں لکھتے ہیں:

وإما احتفاله بالمولِد فيقصر التعبير عنه؛ كان الخلق يقصدونه من العراق والجزيرة... ويُخرِجُ من البَقَر والإبل والغَنَم شيئاً كثيراً فتُنحَر وتُطبَخ الألوان، ويَعمَل عِدّة خِلَع للصُّوفية، ويتكلم الوُعّاظ في الميدان، فينفق إموالاً جزيلة. وقد جَمَعَ له ابن دحية ''كتاب المولد'' فأعطاه إلف دينار. وكان مُتواضعًا، خيراً، سُنّ. يّاً، يحب الفقهاء والمحدثين.... وقال سِبط الجوزي: كان مُظفّر الدِّين ينفق في السنة على المولد ثلاث مائة إلف دينار، وعلى الخانقاه مائتي إلف دينار.... وقال:

قال من حضر المولد مرّة عددت علی سماطه مائۃ فرس قشلمیش، وخمسۃ آلاف رأس شوی، وعشرۃ آلاف دجاجۃ، مائۃ إلف زُبدیۃ، وثلاثین إلف صحن حلواء.

''اَلفاظ ملک المظفر کے محفلِ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا انداز بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرۂ عرب اور عراق سے لوگ کشاں کشاں اس محفل میں شریک ہونے کے لیے آتے۔۔۔ اور کثیر تعداد میں گائیں، اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور انواع واقسام کے کھانے پکائے جاتے۔ وہ صوفیاء کے لیے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع وعریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لیے ''میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر کتاب تالیف کی تو اس نے اسے ایک ہزار دینار دیئے۔ وہ منکسر المزاج اور راسخ العقیدہ سنی تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جب کہ خانقاہِ صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی دعوتِ میلاد میں ایک سو (100) قشلمیش گھوڑوں پر سوار سلامی واِستقبال کے لیے موجود تھے۔ میں نے اُس کے

دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی ہوئی سِریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال پائے۔‘‘

1. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 16 : 274، 275

2. ذہبی، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام (621 - 630ھ)، 45 : 402 - 405

12. امام کمال الدین الادفوی (685۔748ھ)

اِمام کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر الادفوی (1286۔1347ء) ’’الطالع السعید الجامع لاسماء نجباء الصعید‘‘ میں فرماتے ہیں :

حکی لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العماد إن إبا الطیب محمد بن إبراهیم السبتی المالکی نزیل قوص، إحد العلماء العاملین، کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فیقول : یا فقیه ! هذا یوم سرور، اصرف الصبیان، فیصرفنا.

وہذا منہ دلیل علی تقریرہ وعدم إنکارہ، وہذا الرجل کان فقیہاً مالکیّا متفنّناًفی علوم، متورّعاً، إخذ عنہ إبوحیان وغیرہ، مات سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ.

’’ہمارے ایک مہربان دوست ناصرالدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو طیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی۔ جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحبِ عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی ومسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

’’ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اِثبات وجواز اور اِس کے عدم کے اِنکار پر دلیل و تائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہرِ فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زُہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اِکتسابِ فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی۔‘‘

.1 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 66، 67

.2 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 206

.3 نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 238

13۔ اِمام تقی الدین ابو الحسن السبکی (683۔756ھ)

اِمام تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی السبکی (1284۔1355ء) کے بارے میں شیخ اِسماعیل حقی (1063۔1137ھ) فرماتے ہیں:

وقد اجتمع عند الإمام تقی الدین السبکی جمع کثیر من علماء عصرہ، فأنشد منشد قول الصرصری فی مدحہ علیہ السلام:

قلیل لمدح المصطفیٰ الخط بالذہب

علی ورق من خط إحسن من کتب

وإن تنهض الأشراف عند سماعه

قیاما صفوفا أو جثیا علی الرکب

.1 اِسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، 9 : 56

.2 حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، 1 : 84

’’اِمام تقی الدین سبکی کے ہاں اُن کے معاصر علماء کا ایک کثیر گروہ جمع ہوتا اور وہ سب مل کر مدحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اِمام صرصری حنبلی کے درج ذیل اشعار پڑھتے :

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں چاندی کے ورق پر سونے کے پانی سے اچھے خوش نویس کے ہاتھ سے نہایت خوبصورت انداز میں لکھنا بھی کم ہے، اور یہ

بھی کم ہے کہ دینی شرف والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ جمیل کے وقت صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں یا گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں۔)

14۔ اِمام عماد الدین بن کثیر (701۔774ھ)

اِمام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن کثیر (1301۔1373ء) ایک نام وَر مفسر، محدث، مؤرّخ اور فقیہ تھے۔ آپ کی تحریر کردہ ''تفسیر القرآن العظیم'' ایک مستند تفسیر ہے۔ آپ نے ''جامع المسانید والسنن'' میں اَحادیث کا ایک وسیع ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تاریخ کے میدان میں آپ کی ''البدایۃ والنہایۃ'' کے نام سے ایک ضخیم تصنیف موجود ہے۔ اِس کتاب میں اُنہوں نے شاہِ اِربل ابو سعید المظفر کے جشنِ میلاد کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ اِمام ابن کثیر نے ''ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضاعہ'' کے نام سے ایک رسالہ بھی تالیف کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اِول ما اِرضعتہ ثویبۃ مولاۃ عمّہ اِبی لہب، وکانت قد بشرت عمہ بمیلادہ فائعتقھا عند ذلک، ولہذا لما رآہ اِخوہ العباس بن عبد المطلب بعد ما مات، ورآہ فی شرّ حالۃ، فقال لہ: ما لقیت؟ فقال: لم اِلق بعدکم خیراً، غیر اِنی سقیت فی ہذہ. واِشار اِلی النقرۃ التی فی الا اِبہام. بعتاقتی ثویبۃ.

واصل الحدیث فی الصحیحین.

فلماکانت مولاته قد سقت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، من لبنہا عاد نفع ذلک علی عمہ ابی لہب، فسقی بسبب ذلک، مع انہ الذی انزل اللہ فی ذمّہ سورۃفی القرآن تامۃ.

”سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچاابو لہب کی کنیز ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس چچا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوش خبری دی تو اُس نے (اِس خوشی میں) اُسی وقت اُسے آزاد کر دیا۔پس جب اُس کے مرنے کے بعد اُس کے بھائی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: تم سے بچھڑنے کے بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اِس سے پانی پلایا جاتا ہے۔“اصل حدیث ”صحیحین“میں ہے۔

’’پس جب اُس کی خادمہ نے دودھ پلایا تو اُس کے دودھ پلانے کے نفع سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو لہب کو محروم نہ رکھا، بلکہ اِس وجہ سے (اُس پر فضل فرماتے ہوئے) ہمیشہ کے لیے اُس کی پیاس بجھانے کا اِنتظام فرما دیا حالاں کہ اِسی چچا کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی تھی۔‘‘

ابن کثیر، ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضاعہ : 28، 29

سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی شاہ ابو سعید المظفر کا جشنِ میلاد

شاہ ابو سعید المظفر (م 630ھ) عظیم فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی (532۔589ھ / 1138۔1193ء) کے بہنوئی تھے۔ سلطان کی حقیقی ہمشیرہ ربیعہ خاتون ملک ابو سعید المظفر کے عقد میں تھیں اور سلطان بادشاہ سے بغایت درجہ محبت رکھتے تھے۔ وہ دونوں خدمتِ اسلام میں ایک دوسرے کے ساتھ دل و جان سے شریک تھے۔ بادشاہ خادمِ اسلام ہونے کے باوصف بہت متقی، پرہیزگار اور فیاض واقع ہوئے تھے۔ بادشاہ کا عظیم دینی و

روحانی مقام اور خدمتِ اسلام کی تڑپ دیکھ کر ہی سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنی ہمشیرہ 'ربیعہ خاتون' کی شادی ان سے کی تھی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے حوالے سے ملک ابو سعید المظفر کا یہ تعارف کرانے کے بعد امام ابن کثیر نے تین چار سطور میں موصوف کے سیرت و کردار، تقویٰ وپرہیزگاری اور دریادلی پر روشنی ڈالی ہے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے تفصیلات شرح وبسط کے ساتھ رقم کی ہیں۔ انہوں نے اس موضوع پر بالتفصیل لکھا ہے کہ بادشاہ کس جوش وجذبہ اور مسرت وسرور سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

الملک المظفر إبو سعید کوکبری بن زین الدین علی بن تبکتکین إحد الأجواد والسادات الکبراء والملوک الأمجاد، لہ آثار حسنۃ وقد عمر الجامع المظفری بسفح قاسیون، وکان قد ہمّ بسیاقۃ الماء إلیہ من ماء برزۃ فمنعہ المعظم من ذلک، واعتل بأنہ قد یمر علی مقابر المسلمین بالسفوح، وکان یعمل المولد الشریف فی ربیع الأول ویحتفل بہ احتفالاً ہائلاً، وکان مع ذلک شہماً شجاعاً فاتکاً بطلاً عاقلاً عالماً عادلاً رحمہ اللہ وإکرم مثواہ۔ وقد صنّف الشیخ إبو الخطاب بن دحیۃ لہ مجلداً فی المولد النبوی سمّاہ ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' فأجازہ علی ذلک بألف دینار، وقد طالت

مدتہ فی الملک فی زمان الدولۃ الصلاحیۃ، وقد کان محاصراً عکا وإلی ہذہ السنۃ محمود السیرۃ والسریرۃ. قال السبط: حکی بعض من حضر سماط المظفر فی بعض الموالد کان یمد فی ذلک السماط خمسۃ آلاف رأس مشوی. وعشرۃ آلاف دجاجۃ، ومائۃ إلف زبدیۃ، وثلاثین إلف صحن حلوی.

''شاہ مظفر ابو سعید کوکبری بن زین الدین علی بن تبکتکین ایک سخی، عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا، جس نے اپنے بعد اچھی یادگاریں چھوڑیں۔ اس نے قاسیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کروائی۔ وہ برزہ کے پانی کو اس کی طرف لانا چاہتا تھا تو معظم نے اسے اس کام سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ سفوح کے مقام پر مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے گا۔ وہ ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتا تھا اور عظیم الشان محفلِ میلاد منعقد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بہادر، دلیر، حملہ آور، جری، دانا، عالم اور عادل بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے اور اسے بلند رتبہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے اس کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک کتاب لکھی اور اس کا نام ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' رکھا۔ شاہ نے اس تصنیف پر اُسے ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اس کی حکومت حکومتِ صلاحیہ کے زمانے تک رہی، اس نے عکا کا

محاصرہ کیا اور اس سال تک وہ قابلِ تعریف سیرت و کردار اور قابلِ تعریف دل کا آدمی تھا۔ سبط نے بیان کیا ہے کہ مظفر کے دستر خوانِ میلاد پر حاضر ہونے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس میں پانچ ہزار بھنے ہوئے بکرے، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ مٹی کے دودھ سے بھرے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال ہوتے تھے۔''

.1ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 9 : 18

.2 محبی، خلاصۃ الاثر فی إعیان القرن الحادی عشر، 3 : 233

.3 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 42. 44

.4 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 200

.5 إحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 53، 54

اِس کے بعد امام ابن کثیر کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

وكان يحضر عنده في المولد إعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم ويطلق لهم ويعمل للصوفية سماعًا من الظهر إلى العصر، ويرقص بنفسه معهم، وكانت له دار ضيافة للوافدين من إى جهة على إى صفة. وكانت صدقاته في جميع القرب والطاعات على الحرمين وغيرهما، ويتفك من الفرنج في كل سنة خلقًا من الأسارى، حتى قيل إن جملة من استفكه من إيديهم ستون إلف إسير، قالت زوجته ربيعة خاتون بنت إيوب. وكان قد زوجه إياها إخوها صلاح الدين، لما كان معه على عكا. قالت: كان قميصه لا يساوي خمسة دراهم فعاتبته بذلك، فقال: لبسي ثوبًا بخمسة وإتصدق بالباقي خير من إن إلبس ثوبًا مثمنًا وإدع الفقير المسكين، وكان يصرف على المولد في كل سنة ثلاثمائة إلف دينار، وعلى دار الضيافة في كل سنة مائة إلف دينار. وعلى الحرمين والمياه بدرب الحجاز ثلاثين إلف دينار سوى صدقات السر، رحمه الله تعالى، وكانت وفاته بقلعة إربل، وإوصى إن يحمل إلى مكة فلم يتفق فدفن بمشهد علي.

''میلاد کے موقع پر اُس کے پاس بڑے بڑے علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے تھے، وہ انہیں خلعتیں پہناتا اور عطیات پیش کرتا تھا اور صوفیاء کے لیے ظہر سے عصر تک سماع کراتا تھا اور خود بھی ان کے ساتھ رقص کرتا تھا۔ ہر خاص و عام کے لیے ایک دارِ ضیافت تھا اور وہ حرمین شریفین و دیگر علاقوں کے لیے صدقات دیتا تھا اور ہر سال بہت سے قیدیوں کو

فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ان کے ہاتھ سے ساٹھ ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب کہتی ہے کہ اس کے ساتھ میرا نکاح میرے بھائی صلاح الدین ایوبی نے کرایا تھا۔ اس خاتون کا بیان ہے کہ شاہ کی قمیص پانچ دراہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی۔ پس میں نے اسے اس بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے: میرا پانچ درہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو صدقہ کر دینا اس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑا پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اور وہ ہر سال محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین لاکھ دینار اور مہمان نوازی پر ایک لاکھ دینار اور حرمین شریفین اور حجاز کے راستے میں پانی پر خفیہ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا، رحمہ اللہ تعالی۔ اس کی وفات قلعہ اِربل میں ہوئی اور اس نے وصیت کی کہ اسے مکہ لے جایا جائے، مگر ایسا نہ ہو سکا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اِجتماع گاہ میں دفن کیا گیا۔"

.1ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 9 : 18

.2سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد : 44

.3سیوطی، الحاوی للفتاوی : 200

.4صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 362، 363

.5نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 236

شاہِ اِربل تقریباتِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ امام ابن کثیر نے اتنی خطیر رقم میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خرچ کرنے کی تحسین کی ہے اور ایک لفظ بھی تنقید اور اِعتراض کے طور پر نہیں لکھا۔ یاد رہے کہ ایک دینار دو پاؤنڈ کے برابر تھا اور اس طرح میلاد پر خرچ کی گئ رقم چھ لاکھ پاؤنڈ تک جا پہنچی تھی۔ دینار اور پاؤنڈ کا یہ موازنہ آج کے دور کا نہیں بلکہ آج سے آٹھ سو (800) سال قبل کا ہے۔ اگر آج کے زمانہ سے تقابل کیا جائے تو اُن دنوں ایک دینار کم و بیش ایک چوتھائی تولہ سونے کے برابر ہوتا تھا جو آج پاکستانی کرنسی میں قریباً چار ہزار روپے (4,000) روپے بنتا ہے اور اگر ایک دینار کی اُسی حساب سے قدر نکالی جائے تو یہ آج تقریبًا چالیس (40) پاؤنڈ بنتی ہے۔ اور اگر حساب کرتے ہوئے چالیس (40) کو تین لاکھ (300,000) سے ضرب دی جائے تو یہ رقم ایک اَرب بیس کروڑ (1,200,000,000) پاکستانی روپے کے لگ بھگ ہوگی۔ اور یہ محض ایک تخمینہ ہے۔

.15 اِمام برہان الدین بن جماعہ (725. 790ھ)

اِمام برہان الدین ابو اِسحاق اِبراہیم بن عبد الرحیم بن اِبراہیم بن جماعہ الشافعی (1325۔1388ء) ایک نام وَر قاضی و مفسر تھے۔ آپ نے دس جلدوں پر مشتمل قرآن حکیم کی تفسیر لکھی۔ ملا علی قاری (م 1014ھ)

''المورد الروی فی مولد النبوی ونسبہ الطاھر'' میں آپ کے معمولاتِ میلاد شریف کی بابت لکھتے ہیں:

فقد اتصل بنا اِن الزاہد القدوۃ المعمر اِبا إسحاق إبراہیم بن عبد الرحیم بن إبراہیم جماعۃ لما کان بالمدینۃ النبویۃ. علی ساکنہا اِفضل الصلاۃ واِکمل التحیۃ. کان یعمل طعاماً فی المولد النبوی، ویطعم الناس، ویقول: لو تمکنت عملت بطول الشہر کل یوم مولدا.

’’ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد و قدوہ معمر ابو اِسحاق بن اِبراہیم بن عبد الرحیم جب مدینۃ النبی۔ اُس کے ساکن پر افضل ترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔ میں تھے تو میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کھانا تیار کرکے لوگوں کو کھلاتے تھے، اور فرماتے تھے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا۔‘‘

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر: 17

16۔ زین الدین بن رجب الحنبلی (736۔795ھ)

علامہ زین الدین عبد الرحمان بن اَحمد بن رجب حنبلی (1336۔1393ء) فقہ حنبلی کے معروف عالم اور کثیر التصانیف محقق تھے۔ اپنی کتاب لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف میں اُنہوں نے مختلف اِسلامی مہینوں کے فضائل اور ان میں کیے جانے والے اَعمال و وظائف مفصل بیان کیے ہیں۔ ماہِ ربیع الاوّل کے ذیل میں تین فصول قائم کی ہیں، جن میں سے دو فصول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت اور واقعاتِ نبوت کے بیان پر مشتمل ہیں، جب کہ تیسری فصل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے واقعات کا ذکر ہے۔ ماہِ ربیع الاوّل کے واقعات پر

مشتمل باب کاآغاز ہی اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد سے متعلق مختلف روایات سے کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں :

خرّج الإمام إحمد من حدیث العِرباض بن سَارِیَۃَ السُّلَمِی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال : إنّی عِند اللہ فی إُمّ الکتاب لَخاتمُ النّبیّین، وإنّ آدم لَمُنجدلٌ فی طینتہِ، وَسوف إنبئکم بتأویل ذلک : دعوۃ إبی إبراہیم، (1) وبشارۃ عیسی قومہ، (2) ورؤیا إمّی الّتی رأت إنہ خرج منہا نورٌ إضاءت لہ قصور الشام، وکذلک إمہات النبیین یَرَیْنَ. (3)

''اَحمد بن حنبل نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی تخریج کی ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھاجب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔اور میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ میں اپنے جدِامجد ابراہیم علیہ السلام کی دعااور عیسٰی بن مریم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دینے والی بشارت کا نتیجہ ہوں، اور اپنی والدہ ماجدہ کے ان خوابوں کی تعبیر ہوں جس میں انہوں نے دیکھا کہ ان کے جسمِ اَطہر سے ایسا نور پیدا ہوا

جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔ اور اسی طرح کے خواب اَنبیاء کی مائیں دیکھتی تھیں۔‘‘

(1)البقرۃ، 2 : 129

(2)الصّف، 61 : 6

1. (3)اِحمد بن حنبل، المسند، 4 : 127، 128، رقم: 17190، 17191، 17203

2. ابن حبان، الصحیح، 14 : 312، رقم: 6404

3. حاکم، المستدرک علی الصحیحین، 2 : 656، رقم: 4174

4. طبرانی، المعجم الکبیر، 18 : 253، رقم: 631

5. طبرانی، مسند الشامیین، 2 : 340، رقم: 1455

6.ابن سعد، الطبقات الکبری، 1 : 149

7.ہیثمی، موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان: 512، الرقم: 2093

8.ہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، 8 : 223

9.عسقلانی، فتح الباری، 6 : 583

10.ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 2 : 321

بعد ازاں اُنہوں نے اِسی موضوع سے متعلق دیگر روایات ذکر کی ہیں، (1) جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان کرنا ایک جائز، مستحسن اور عملِ خیر ہے۔

(1)ابن رجب حنبلی، لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف: 158. 216

17۔اِمام ولی الدین ابوزرعہ العراقی (762۔826ھ)

امام ولی الدین ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم بن حسین العراقی (1361ـ1423ء) ایک نام وَر محدث و فقیہ تھے۔ اُن سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ محفلِ میلاد منعقد کرنا مستحب ہے یا مکروہ؟ یا اِس کے بارے میں کوئی باقاعدہ حکم موجود ہے جو قابلِ ذکر ہو اور اس کی پیروی کی جا سکتی ہو؟ آپ نے جواب دیا:

إطعام الطعام مستحب فی کل وقت، فکیف إذا انضم لذالک السرور بظهور نور النبوة فی ہذا الشهر الشریف، ولا نعلم ذالک من السلف، ولا یلزم من کونہ بدعة کونہ مکروهاً، فکم من بدعة مستحبة بل واجبة.

”کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے۔ اگر کسی موقع پر ربیع الاول شریف کے مہینے میں ظہورِ نبوت کی یادگار کے حوالے سے خوشی اور مسرت کے اِظہار کا اِضافہ کر دیا جائے تو اس سے یہ چیز کتنی بابرکت ہو جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اَسلاف نے ایسا نہیں کیا اور یہ عمل بدعت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ مکروہ ہو کیوں کہ بہت سی بدعات مستحب ہی نہیں بلکہ واجب ہوتی ہیں۔“

علی بن إبراہیم، تشنیف الآذان بأسرار الآذان: 136

18۔ حافظ شمس الدین محمد الدمشقی (777۔842ھ)

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی اپنی کتاب ''مورد الصادی فی مولد الہادی'' میں لکھتے ہیں:

وقد صح إن إبا لهب يخفّف عنه عذاب النار في مثل يوم الاثنين، لإعتاقه ثويبة سروراً بميلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

''یہ بات ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ہر سوموار کو ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔''

پھر انہوں نے درج ذیل شعر پڑھے:

إذاکان ہذاکافرًا جاء ذمہ

وتبّت یداہ فی الجحیم مخلّداً

اِتی اِنہ فی یوم الاثنین دائماً

یخفّف عنہ للسرور بأحمدا

فماالظن بالعبدالذی طول عمرہ

بأحمد مسرورًاومات موحدًا

1۔جب ابولہب جیساکافر جس کادائمی ٹھکانہ جہنم ہےاور جس کی مذمت میں قرآن مجید کی پوری سورت تَبَّتْ یَدَا۔ نازل ہوئی۔

2۔ باوُجود اس کے جب سوموار کا دن آتا ہے تو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ہمیشہ سے اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔

3۔ پس کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جس نے تمام عمر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا جشن منانے میں گزاری اور توحید کی حالت میں اُسے موت آئی!

.1 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 66

.2 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 206

.3 صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 367

.4 اِحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 54

.5 نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 238

19۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (773۔852ھ)

شارح صحیح البخاری حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (1372۔1449ء) نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت واضح طور پر متحقق کی ہے اور یوم میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی اِباحت پر دلیل قائم کی ہے۔ حافظ اِبن حجر عسقلانی کا اِستدلال نقل کرتے ہوئے اِمام جلال الدین سیوطی (849۔911ھ) لکھتے ہیں:

وقد سئل شیخ الإسلام حافظ العصر أبو الفضل ابن حجر عن عمل المولد، فأجاب بما نصہ: قال:

وقد ظهر لي تخریجها علی أصل ثابت، وهو ما ثبت في الصحیحین من: ’’أن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم المدینة، فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء، فسألهم، فقالوا: هو یوم أغرق اللہ فیہ فرعون، ونجی موسی، فنحن نصومہ شکرًا اللہ تعالی.

فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی علی ما منّ بہ فی یوم معین من إسداء نعمۃ، إو دفع نقمۃ، ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ.

والشکر للہ تعالی یحصل بأنواع العبادات کالسجود والصیام والصدقۃ والتلاوۃ، وإیّ نعمۃ إعظم من النعمۃ ببروز ہذا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی ہو نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم.

وعلی ہذا فینبغی إن یتحری الیوم بعینہ، حتی یطابق قصۃ موسی علیہ السلام فی یوم عاشوراء.

ومن لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد فی إیّ یوم فی الشہر، بل توسّع قوم حتی نقلوہ إلی یوم من السنۃ. وفیہ ما فیہ. فہذا ما یتعلق بأصل عمل المولد.

وإما ما يُعمل فيه فينبغي إن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة، والإطعام، والصدقة، وإنشاد شيء من المدائح النبوية والزهدية المحركة للقلوب إلى فعل الخيرات والعمل للآخرة.

''شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

''مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا ہے۔ ''صحیحین'' سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی، سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

”اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اِحسان واِنعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

”اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوتِ قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جاسکتا ہے اور حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لیے اس دن ضرور شکرانہ بجالانا چاہیے۔

”اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دن کو منایا جائے تاکہ یومِ عاشوراء کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے مطابقت ہو۔

”اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے

کہ سال میں سے کوئی دن بھی منا لیا جائے۔ پس یہی ہے جو کہ عملِ مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

"جب کہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے جس سے شکرِ خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے اُمور شامل ہیں)۔"

.1 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 63، 64

.2 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 205، 206

.3 صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 366

.4 زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 263

.5 احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 54

.6 نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 237

20۔امام شمس الدین السخاوی (831۔902ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمان سخاوی (1428۔1497ء) اپنے فتاوی میں میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

وإنما حدث بعدہا بالمقاصد الحسنۃ، والنیۃ التی للإخلاص شاملۃ، ثم لازال إہل الإسلام فی سائر الأقطار والمدن العظام یحتفلون فی شہر مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم بعمل الولائم البدیعۃ، والمطاعم المشتملۃ علی الأمور البہیۃ والبدیعۃ، ویتصدقون فی لیالیہ بأنواع الصدقات، ویظہرون المسرات ویزیدون فی المبرات، بل یعتنون بقرابۃ مولدہ الکریم، ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عظیم عمیم، بحیث کان مما جرب کما قال الإمام شمس الدین بن الجزری المقری، إنہ إمان تام فی ذالک العام وبشری تعجل بنیل ماینبغی ویرام.

(محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضلِ عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔"

.1ملاعلی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 12، 13

.2صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 362

.3حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المامون، 1 : 84

.4إسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، 9 : 56، 57

.5إحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 53

.6نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 233

21۔اِمام جلال الدین سیوطی (849۔911ھ)

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (1445۔1505ء) کا شمار ان جلیل القدر محققین و مصنفین میں ہوتا ہے جنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں بیش بہا معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اس ضمن میں ان کی کتاب ’’حسن المقصد فی عمل المولد‘‘ کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ یہ کتاب اِمام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب ’’الحاوی للفتاوی‘‘ کا حصہ ہے۔ اِس حصہ میں نقلی وعقلی دلائل کے ساتھ تقریبِ

میلاد کا شرعی جواز دینے کے علاوہ میلاد کی تاریخی، مذہبی، فقہی اور شرعی حیثیت کی تفصیلات بھی فراہم کی گئی ہیں اور کئی ائمہ کرام کے اِرشادات نقل کیے گئے ہیں۔ ذیل میں اس کتاب کے چند اہم اقتباسات درج کیے جاتے ہیں:

.1 إن إصل عمل المولد الذی ہو اجتماع الناس، وقراءۃ ما تیسر من القرآن، وروایۃ الأخبار الواردۃ فی مبدإ (إمر) النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وما وقع فی مولدہ من الآیات، ثم یُمدّ لہم سماطاً یأکلونہ، وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع (الحسنۃ) التی یثاب علیہا صاحبہا؛ لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وإظہار الفرح والاستبشار بمولدہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) الشریف.

’’رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ

حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر اِظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔"

.1 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 41

.2 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 199

.3 صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 367

.4 نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 236

.2 إن ولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إعظم النعم علینا، ووفاتہ إعظم المصائب لنا، والشریعۃ حثّت علی إظہار شکر النعم والصبر والسکون والکتم عند المصائب، وقد إمر الشرع بالعقیقۃ عند الولادۃ وہی إظہار شکر وفرح بالمولود، ولم یأمر عند الموت بذبح ولا بغیرہ. بل نہی عن النیاحۃ وإظہار الجزع، فدلّت قواعد الشریعۃ علی إنہ یحسن فی ہذا الشہر إظہار الفرح بولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دون إظہار الحزن فیہ بوفاتہ.

”بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہمارے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اِظہارِ شکر کا حکم دیا ہے اور مصیبت پر صبر وسکون کرنے اور اُسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اِسی لیے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اِظہار کی ایک صورت ہے، لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہٰذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔“

1. سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 54، 55

2. سیوطی، الحاوی للفتاوی: 203

.3 وظهرلی تخریجہ علی إصلٍ آخر، وہو ماإخرجہ البیہقی، عن إنس رضی اللہ عنہ إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقّ عن نفسہ بعد النبوۃ. مع إنہ قد ورد إن جدہ عبد المطلب عقّ عنہ فی سابع ولادتہ، والعقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ، فیحمل ذلک علی إن الذی فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إظہارًا للشکر علی إیجاد اللہ تعالی إیاہ، رحمۃ للعالمین وتشریفًا لأمتہ، کما کان یصلی علی نفسہ، لذلک فیستحب لنا إیضًا إظہار الشکر بمولدہ باجتماع الإخوان، وإطعام الطعام، ونحو ذلک من وجوہ القربات، وإظہار المسرات.

”یوم میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل جو مجھ پر ظاہر ہوئی ہے وہ ہے جو امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا باوُجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبد المطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے ساتویں روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ کر چکے تھے۔ اور عقیقہ دو (2) بار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اِسی چیز پر محمول کیا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوبارہ اپنا عقیقہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکرانے کا اِظہار تھا اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے

شرف کا باعث بنایا۔ اسی طرح ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ ولادت پر خوشی کا اِظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجا لائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔''

.1 سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 64، 65

.2 سیوطی، الحاوی للفتاوی: 206

.3 صالحی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 367

.4 زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 263، 264

.5 نبہانی، حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 237

.22 امام شہاب الدین ابو العباس قسطلانی (851۔923ھ)

صاحبِ ''ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری'' امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابی بکر قسطلانی (1448۔1517ء) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے متعلق لکھتے ہیں:

وقد رؤی إبولہب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ : ماحالک؟ فقال : فی النار، إلاإنہ خُفّف عنّی کل لیلۃ اثنین، وإمصّ من بین إصبعی ہاتین ماء. وإشار برإس إصبعہ. وإن ذلک بإعتاقی لثویبۃ عندما بشّرتنی بولادۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وبإرضاعہا لہ.

قال ابن الجوزی : فإذاکان ہذاإبولہب الکافرالذی نزل القران بذمّہ جُوزیَ فی النار بفرحہ لیلۃ مولدالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ، فماحال المسلم الموحّدمن إمتہ یسر بمولدہ، ویبذل ماتَصل إلیہ قدرتہ فی محبّتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ لعمری! إنمایکون جزاؤہ من اللہ الکریم إن یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم.

ولازال إہل الإسلام یحتفلون بشہر مولدہ علیہ السلام، ویعملون الولائم، ویتصدقون فی لیالیہ بإنواع الصدقات، ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات. ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم، ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عظیم.

ومما جُرّب من خواصه إنه إمان في ذالك العام، وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام، فرحم اللہ امرءًا اتّخذ لیالی شہر مولدہ المبارك إعیادًا، لیکون إشد علة علی من فی قلبہ مرض وإعیا داء.

’’اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

’’ابن جزری کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل سورت) نازل

ہوئی ہے، تو اُمت محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم ! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے حبیب مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

’’ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اِہتمام کرتے ہیں اور اِس ماہِ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اِظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہرطور فیض یاب ہوتا ہے۔

’’محافلِ میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے۔"

1. قسطلانی، المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، 1 : 147، 148

2. زرقانی، شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، 1 : 260. 263

3. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 233، 234

اِمام قسطلانی کی مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل میں محافلِ میلاد منعقد کرنا، واقعاتِ میلاد پڑھنا، دعوتیں کرنا اور کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنا، اَعمالِ صالحہ میں زیادتی کرنا اور خوشی و مسرت کا اِظہار کرنا ہمیشہ سے سلف صالحین کا شیوہ رہا ہے۔ اور ان اُمور کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمتوں و برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

23۔اِمام نصیر الدین بن الطباخ

شیخ نصیر الدین بن طباخ کہتے ہیں :

لیس ہذا من السنن، ولکن إذا انفق فی ہذا الیوم وإظہر السرور فرحاً بدخول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الوجود واتخذ السماع الخالی عن اجتماع المردان وإنشاد ما یثیر نار الشہوۃ من العِشقیات والمشوّقات للشہوات الدنیویّۃ کالقدّ والخدّ والعین والحاجب، وإنشاد ما یشوّق إلی الآخرۃ ویزہّد فی الدنیا فہذا اجتماع حسَن یُثاب قاصد ذلک وفاعلہ علیہ، إلا إن سؤال الناس ما فی إیدیہم بذلک فقط بدون ضرورۃ وحاجۃ سؤالٌ مکروہ، واجتماع الصلحاء فقط لیأکلوا ذلک الطعام ویذکروا اللہ تعالی ویصلّوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یضاعف لہم القربات والمثوبات.

’’یہ عمل سنن میں سے تو نہیں ہے لیکن اگر کوئی اس دن مال خرچ کرتا ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مسعود کے ظہور پذیر ہونے کی خوشی مناتا

ہے اور سماع کی محفل منعقد کرتا ہے جو کہ ایسا اجتماع نہ ہو جس میں لغویات جیسے شہوت انگیز گیت، دنیاوی عشق پر مبنی شاعری جس میں محبوب کے رُخساروں، آنکھوں، ابروؤں کا ذکر ہوتا ہے بلکہ ایسے اشعار ہوں جو کہ آخرت کی یاد دلائیں اور دنیا میں زُہد و تقوی اختیار کرنے کی طرف رغبت دلائیں تو ایسا اجتماع اچھا ہے اور ایسے اجتماع کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ مگر اس اجتماع میں لوگوں کا بغیر حاجت اور ضرورت کے سوال کرنا مکروہ ہے اور اس اجتماع میں صالح لوگوں کا جمع ہونا۔ تاکہ وہ یہ ضیافت کھائیں اور اللہ کا ذکر کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ اُن کے اجر و ثواب اور قربتِ الٰہیہ میں مزید اِضافہ کا موجب ہے۔''

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 364

24۔ امام جمال الدین بن عبد الرحمٰن الکتانی

اِمام جمال الدین بن عبد الرحمٰن بن عبد الملک کتانی لکھتے ہیں :

مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبجّل مکرّم، قدّس یوم ولادتہ وشرّف وعظّم وکان وجودہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَبدإ سبب النجاۃ لمن اتبعہ وتقلیل حظّ جہنم لمن إعدّ لہا لفرحہ بولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتمّت برکاتُہ علی من اہتدی بہ، فشابہ ہذا الیومُ یوم الجمعۃ من حیث إن یوم الجمعۃ لا تُسَعّر فیہ جہنم، ہکذا ورد عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمن المناسب إظہار السرور وإنفاق المیسور وإجابۃ من دعاہ ربُّ الولیمۃ للحضور.

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن بڑا ہی مقدس، بابرکت اور قابل تکریم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اَقدس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر ایک مسلمان اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائے تو وہ نجات و سعادت حاصل کرلیتا ہے، اور اگر ایسا شخص خوشی منائے جو مسلمان نہیں اور دوزخ میں رہنے کے لیے پیدا کیا گیا ہو تو اس کا عذاب کم ہو جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق چلنے والوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات مکمل ہوتی ہیں۔ یہ دن یوم جمعہ کے مشابہ ہے، اس حیثیت سے کہ یوم جمعہ میں جہنم نہیں بھڑکتی جس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی

ہے۔ اس لیے اس دن خوشی اور مسرت کا اظہار اور حسبِ توفیق خرچ کرنا اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا بہت ہی مناسب ہے۔‘‘

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 364

25۔ اِمام یوسف بن علی بن زُریق الشامی

علامہ ابن ظفر بیان فرماتے ہیں کہ یوسف بن علی بن زُریق شامی۔ جو کہ اَصلًا مصری ہیں اور مصر کے شہر حَجّار میں پیدا ہوئے، جہاں وہ اپنے گھر میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کا انعقاد کرتے تھے۔ نے کہا:

رإیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام منذ عشرین سنۃ، وکان لی إخ فی اللہ تعالیٰ یقال لہ : الشیخ إبو بکر الحجّار، فرإیت کأننی وإبا بکر ہذا بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالسین، فأمسک إبو بکر لحیۃ نفسہ وفرَقہا نصفین، وذکر للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاماً لم إفہمہ. فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجیباً لہ : لولا ہذا لکانت ہذہ فی النار. ودار إلیّ، وقال :

لأضُربنک. وکان بیدہ قضیب، فقلت: لأیّ شیء یا رسول اللہ؟ فقال: حتی لاتُبطل المولد ولا السّنن.

قال یوسف: فعملتہ منذ عشرین سنۃ إلی الآن.

قال: وسمعت یوسف المذکور، یقول: سمعت إخی إبابکر الحجار یقول: سمعت منصورا النشار یقول: رإیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام یقول لی: قل لہ: لایُبطلہ. یعنی المولد ماعلیک ممن إکل وممن لم یأکل. قال: وسمعت شیخنا إبا عبداللہ بن إبی محمد النعمان یقول: سمعت الشیخ إبا موسی الزرہُونی یقول: رإیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم فذکرت لہ مایقولہ الفقہاءُ فی عمل الولائم فی المولد. فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من فَرِح بنافرِحنابہ.

''میں نے بیس سال قبل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، شیخ ابوبکر حجار میرا دینی بھائی ہے۔میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں اور ابوبکر

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ابو بکر حجار نے خود اپنی داڑھی پکڑی اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی کلام کیا جو میں نہ سمجھ پایا۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تاکہ نہ میلاد شریف کا اِہتمام ترک کیا جائے اور نہ سنتوں کا۔

''یوسف کہتے ہیں کہ (اس خواب کے باعث) میں گزشتہ بیس سالوں سے آج کے دن تک مسلسل میلاد مناتا آرہا ہوں۔

''ابن ظفر) کہتے ہیں کہ میں نے انہی یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنے بھائی ابو بکر حجار سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے منصور نشار کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے فرمارہے تھے کہ میں اسے (یعنی یوسف بن علی) کو کہوں کہ وہ یہ عمل (میلاد کی

خوشی میں دعوتِ طعام) ترک نہ کرے، کوئی اس میں کچھ کھائے یا نہ کھائے تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ (اِبن ظفر) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابو عبداللہ بن ابی محمد نعمان کو سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو موسیٰ زرہونی کو یہ کہتے ہوئے سنا :میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں نے وہ تمام باتیں ذکر کر دیں جو کہ فقہاء میلاد کی ضیافت کے بارے میں کہتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔‘‘

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 363

26۔اِمام محمد بن یوسف الصالحہ الشامی (م 942ھ)

اِمام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف صالحہ شامی (م 1536ء) نے سیرتِ طیبہ کی معروف و ضخیم کتاب ’’سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کی پہلی جلد میں میلاد شریف منانے، اِجتماع منعقد کرنے اور اِس بابت علماء و ائمہ کے اَقوال و طریقہ کے بیان پر مشتمل پورا ایک باب قلم بند کیا ہے۔ ہم نے باب ھذا میں مختلف جگہوں پر ان کی کتاب کے حوالہ جات بھی دیے ہیں۔

27۔ اِمام ابن حجر ہیتمی المکی (909۔973ھ)

اِمام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی (1503۔1566ء) سے پوچھا گیا کہ فی زمانہ منعقد ہونے والی محافلِ میلاد اور محافلِ اَذکار سنت ہیں یا نفل یا بدعت؟ تو اُنہوں نے جواب دیا:

الموالد والأذکار التی تفعل عندنا اکثرہا مشتمل علی خیر، کصدقۃ، وذکر، وصلاۃ وسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومدحہ.

"ہمارے ہاں میلاد و اَذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلاً ان میں صدقات دیئے جاتے ہیں (یعنی غرباء کی اِمداد کی جاتی ہے)، ذِکر کیا جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی جاتی ہے۔"

ہیتمی، الفتاوی الحدیثیۃ: 202

ابن حجر ہیتمی مکی نے میلاد شریف پر ''مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نامی ایک رِسالہ بھی تالیف کیا ہے۔ اِس میں آپ لکھتے ہیں:

اِول من اِرضعتہ ثویبۃ مولاۃ عمّہ اِبی لہب، اِعتقھا لما بشرتہ بولادتہ فخفّف اللہ عنہ من عذابہ کل لیلۃ اثنین جزاء لفرحہ فیہا بمولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

''سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو لہب کی کنیز ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ جب اُس (ثویبہ) نے اُسے (ابو لہب کو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوش خبری سنائی تو اُس نے اُسے آزاد کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہر سوموار کی رات ابو لہب کے عذاب میں تخفیف کر دی اس لیے کہ اُس نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا سن کر خوشی کا اِظہار کیا تھا۔''

ہیتمی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 27

28۔امام محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ الحنفی (م 986ھ)

اِمام جمال الدین محمد جار اللہ بن محمد نور الدین بن ظہیرہ قرشی حنفی (م 1587ء) ''الجامع اللطیف فی فضل مکۃ واھلھا وبناء البیت الشریف''میں اہلِ مکہ کا جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا معمول یوں بیان کرتے ہیں:

وجرت العادۃ بمکۃ لیلۃ الثانی عشر من ربیع الأول فی کل عام إن قاضی مکۃ الشافعی یتہیّأ لزیارۃ ہذا المحل الشریف بعد صلاۃ المغرب فی جمع عظیم، منہم الثلاثۃ القضاۃ وإکثر الأعیان من الفقہاء والفضلاء، وذوی البیوت بفوانیس کثیرۃ وشموع عظیمۃ وزحام عظیم. ویدعی فیہ للسلطان ولأمیر مکۃ، وللقاضی الشافعی بعد تقدم خطبۃ مناسبۃ للمقام، ثم یعود منہ إلی المسجد الحرام قبیل العشاء، ویجلس خلف مقام الخلیل علیہ السلام بإزاء قبۃ الفراشین، ویدعو الداعی لمن ذکر آنفًا بحضور القضاۃ وإکثر الفقہاء. ثم یصلون العشاء وینصرفون، ولم إقف علی إول من سن ذالک، سائلت مؤرخی العصر فلم إجد عندہم علمًا بذالک.

”ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہِ وقت، امیرِ مکہ اور شافعی قاضی کے لیے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں سے نمازِ عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں اور صاحبانِ فراش کے قبہ کے مقابل مقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں۔ بعد ازاں دعا کرنے والا کثیر فقہاء اور قضاۃ کی موجودگی میں دعا کا کہنے والوں کے لیے خصوصی دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرّخین سے پوچھنے کے باوُجود اس کی تاریخ کا پتہ نہیں چل سکا۔“

ابن ظہیرہ، الجامع اللطیف فی فضل مکۃ واہلہا وبناء البیت الشریف: 201، 202

29۔علامہ قطب الدین الحنفی (م 988ھ)

علامہ قطب الدین حنفی نے ''کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ'' میں اہلِ مکہ کی محافلِ میلاد کی بابت تفصیل سے لکھا ہے۔ اُنہوں نے واضح کیا ہے کہ اہلِ مکہ صدیوں سے جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے رہے ہیں:

یزار مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المکانی فی اللیلۃ الثانیۃ عشر من شہر ربیع الأول فی کل عام، فیجتمع الفقہاء والأعیان علی نظام المسجد الحرام والقضاۃ الأربعۃ بمکۃ المشرفۃ بعد صلاۃ المغرب بالشموع الکثیرۃ والمفرغات والفوانیس والمشاغل وجمیع المشائخ مع طوائفھم بالأعلام الکثیرۃ ویخرجون من المسجد إلی سوق اللیل ویمشون فیہ إلی محل المولد الشریف بازدحام ویخطب فیہ شخص ویدعو للسلطنۃ الشریفۃ، ثم یعودون إلی المسجد الحرام ویجلسون صفوفاً فی وسط المسجد من جہۃ الباب الشریف خلف مقام الشافعیۃ ویقف رئیس زمزم بین یدی ناظر الحرم الشریف والقضاۃ ویدعو للسلطان ویلبسہ الناظر خلعۃ ویلبس شیخ الفراشین خلعۃ. ثم یؤذن للعشاء ویصلی الناس علی عادتہم، ثم یمشی الفقہاء مع ناظر الحرم إلی الباب الذی یخرج

منہ من المسجد، ثم یتفرقون. وہذہ من اِعظم مواکب ناظر الحرم الشریف بمکۃ المشرفۃ ویأتی الناس من البدو والحضر واہل جدۃ، وسکان الأودیۃ فی تلک اللیلۃ ویفرحون بہا.

''ہر سال با قاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنتِ شریفہ کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رُخ کرکے مقامِ شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیسِ زم زم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعدازاں قاضی بادشاہِ وقت کو بلاتے ہیں، حرم شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبانِ فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد

سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اِظہار کرتے تھے۔‘‘

قطب الدین، کتاب الإعلام بأعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ: 355، 356

30۔ملا علی القاری کی تحقیق (م 1014ھ)

نام وَر حنفی محدّث اور فقیہ، ’’شرح الشفا‘‘ اور ’’مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح‘‘ کے مصنف ملا علی بن سلطان ہروی قاری (م 1606ء) نے بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گراں قدر کتاب ’’المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاھر‘‘ مرتب کی ہے۔ اِس میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز اور عالم عرب و عجم میں اِنعقاد محافلِ میلاد کو اسلامی و تاریخی تناظر میں انتہائی مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس کتاب میں ایک مقام پر ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وفی قولہ تعالی : لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ (1) إشعار بذلک وإیماء إلی تعظیم وقت مجیئہ إلی هنالک. قال : وعلی ہذا فینبغی إن یقتصر فیہ علی مایفہم الشکر للہ تعالی من نحو ماذکر، وإما مایتبعہ من السماع واللہو وغیرہما فینبغی إن یقال ماکان من ذلک مباحًا بحیث یعین علی السرور بذلک الیوم فلا بأس بالحاقہ، وماکان حرامًا إو مکروہا فیمنع. وکذا ماکان فیہ خلاف، بل نحسن فی إیام الشہر کلہا ولیالیہ یعنی کما جاء عن ابن جماعۃ تمنیہ فقد اتصل بنا إن الزاہد القدوۃ المعمر إبا إسحاق إبراہیم بن عبدالرحیم بن إبراہیم بن جماعۃ لماکان بالمدینۃ النبویۃ علی ساکنہا إفضل الصلاۃ وإکمل التحیّۃ کان یعمل طعامًا فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول : لو تمکنت عملت بطول الشہر کل یوم مولدًا.

قلتّ : وإنا لما عجزت عن الضیافۃ الصوریۃ کتبت ہذہ الأوراق لتصیر ضیافۃ معنویۃ نوریۃ مستمرۃ علی صفحات الدہر غیر مختصۃ بالسنۃ والشہر وسمیتہ : بالمورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. (2)

''فرمانِ باری تعالی۔ بے شک تمہارے پاس (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔میں یہی خبر واشارہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے وقت کی تعظیم بجالائی جائے اور اس لیے ضروری ہے کہ اظہارِ تشکر میں مذکورہ صورتوں پر اکتفا کیا جائے۔ جہاں تک سماع اور کھیل کود کا تعلق ہے تو کہنا چاہیے کہ اس میں سے جو مباح اور جائز ہے اور اس دن کی خوشی میں ممدو معاون ہے تو اُسے میلاد کا حصہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور جو حرام اور مکروہ ہے اس سے منع کیا جائے۔ یونہی جس میں اختلاف ہے بلکہ ہم تو اس مہینے میں تمام شب وروز میں یہ عمل جاری رکھتے ہیں جیسا کہ ابن جماعہ نے فرمایا۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد، قدوہ، معمر ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن جماعہ جب مدینۃ النبی۔ اُس کے ساکن پر افضل ترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔میں تھے تو میلادِ نبوی کے موقع پر کھانا تیار کرکے لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا۔

''میں کہتا ہوں: جب میں ظاہری دعوت وضیافت سے عاجز ہوں تو یہ اَوراق میں نے لکھ دیے تاکہ میری طرف سے یہ معنوی ونوری ضیافت ہو جائے جو زمانہ کے صفحات پر

ہمیشہ باقی رہے، محض کسی سال یا مہینے کے ساتھ ہی خاص نہ ہو۔ اور میں نے اس کتاب کا نام ''المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' رکھا ہے۔''

التوبۃ، 9 : 128

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 17

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :

وقد رؤی إبو لهب بعد موته فی النوم، فقیل له : ما حالک؟ فقال : فی النار، إلا إنه خُفّف عنّی کل لیلة اثنتین، فأمصّ من بین إصبعی ہاتین ماء . وإشار إلی رإس إصابعه . وإن ذلک بإعتاقی لثویبة عند ما بشرتنی بولادة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبإرضاعها له .

قال ابن الجوزی : فإذا کان ہذا إبو لہب الکافر الذی نزل القران بذمّہ جُوزیَ فی النار بفرحہ لیلة مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فما حال المسلم الموحد من إمتہ یُسر بمولدہ،

ويبذل ما تَصل إليه قدرته في محبته صلى الله عليه وآله وسلم؟ لعمري! إنما يكون جزاؤه من الله الكريم إن يدخله بفضله العميم جنات النعيم.

”اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

”ابن جوزی (510۔579ھ) کہتے ہیں: پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں جب اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل سورت) نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و

ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔‘‘

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر: 42، 43

31۔ حضرت مجدد الف ثانی (971۔1034ھ)

امام ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی (1564۔1624ء) اپنے ’’مکتوبات‘‘ میں فرماتے ہیں:

نفسِ قرآن خواندن بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است؟ ممنوع تحریف و تغییر حروفِ قرآن است، والتزام رعایۃ مقامات نغمہ و تردید صوت بآں، بہ

طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است. اگر بہ نہجے خوانند کہ تحریفِ کلمات قرآنی نشود... چہ مانع است؟

''اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور اِلحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اُمور نہ پائے جائیں تو پھر کون سا اَمر مانع ہے؟''

مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب نمبر: 72

32۔ اِمام علی بن اِبراہیم الحلبی (975۔1044ھ)

اِمام نور الدین علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن عمر بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی نہایت بلند رُتبہ عالم اور مقبول و مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ اُن کے مدلل

علم کی وجہ سے اُنہیں امام کبیر اور علامۂ زماں کہا گیا ہے۔ اُن کے معاصرین میں سے کوئی ان کے پائے کا نہ تھا۔ آپ بہت سی بلند پایہ و مقبول کتب کے مصنف و شارح ہیں۔ آپ کی عظیم ترین کتاب سیرتِ طیبہ پر ''انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون'' ہے جو کہ ''السیرۃ الحلبیۃ'' کے نام سے معروف ہے۔ اُنہوں نے اِس کتاب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف منانے پر دلائل دیتے ہوئے اِس کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

والحاصل إن البدعۃ الحسنۃ متّفق علی ندبہا، وعمل المولد واجتماع الناس لہ کذلک إی بدعۃ حسنۃ.

''حاصلِ کلام یہ ہے کہ بدعتِ حسنہ کا جواز و اِستحباب متفقہ ہے (اس میں کوئی اِختلاف نہیں) اور اِسی طرح میلاد شریف منانے اور اس کے لیے لوگوں کے جمع ہونے کا عمل ہے، یعنی یہ بھی بدعتِ حسنہ (جائز اور مستحب) اَمر ہے۔''

حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المامون، 1 : 84

33۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی (958۔1052ھ)

عارِف باللہ قدوۃ المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (1551۔1642ء) نے اپنی کتاب ماثَبَت مِن السُّنّۃ فی ایّام السَّنَۃ میں ہر مہینہ اور اس میں خاص خاص شب و روز کے فضائل اور ان میں کیے جانے والے اَعمال مفصل بیان کیے ہیں۔ اُنہوں نے ماہِ ربیع الاول کے ذیل میں میلاد شریف منانے اور شبِ قدر پر شبِ ولادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اور بارہ (12) ربیع الاول کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا بہ طورِ خاص ثابت کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

وقد رؤی إبو لہب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ : ماحالک؟ قال : فی النار، إلا إنہ خُفّف کل لیلۃ اثنتین، وإمص من بین إصبعی ہاتین ماء. وإشار إلی رإس إصبعیہ. وإن ذلک بإعتاقی لثویبۃ عند مابشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبإرضاعہا لہ.

قال ابن الجوزی : فإذا کان إبو لہب الکافر الذی نزل القران بذمّہ جُوزیَ فی النار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فما حال المسلم من إمتہ یسر بمولدہ، ویبذل ما تَصل إلیہ قدرتہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ لعمری ! إنما کان جزاؤہ من اللہ الکریم إن یدخلہ بفضلہٖ جنات النعیم .

ولا یزال إہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویعملون الولایم ویتصدقون فی لیالیہ بأنواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرّات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من مکانہ کل فضل عمیم .

ومما جرّب من خواصہ إنہ إمان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل البغیۃ والمرام، فرحم اللہ امرإاتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک إعیاداً لیکون إشد غلبۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد .

’’ابو لہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا : اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا : آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی

جاتی ہے اور۔ اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ۔ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

”ابن جوزی (510۔579ھ/1116۔1201ء) کہتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ابو لہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

''اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات اور خوشی کے اِظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

''میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفلِ میلاد منعقد کرنے والے سال بھر امن و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب بہ طور عید مناتا ہے، اور جس (بدبخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔''

عبدالحق، ماثَبَت مِنَ السُّنّۃفی اِیّام السَّنَۃ: 60

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے اَحوال اور درج بالا واقعات سیرتِ طیبہ پر فارسی زبان میں لکھی جانے والی اپنی کتاب ''مدارج النبوۃ (2 : 18، 19)'' میں بھی بیان کیے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک میلاد شریف منانا کس قدر مستحسن اور باعثِ اَجر و ثواب اَمر تھا۔

34۔ اِمام محمد الزرقانی (1055۔1122ھ)

اِمام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی (1645۔1710ء) سیرتِ طیبہ کی معروف کتاب المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ کی شرح میں فرماتے ہیں :

استمرّ اہل الإسلام بعد القرون الثلاثۃ التی شہد المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخیریتہا، فہو بدعۃ. وفی إنہا حسنۃ، قال السیوطی : وہو مقتضی کلام ابن الحاج فی مدخلہ فإنہ إنما ذم ما احتوی علیہ من المحرمات مع تصریحہ قبل بأنہ ینبغی تخصیص ہذا الشہر بزیادۃ فعل البرّ وکثرۃ الصدقات والخیرات وغیر ذلک من وجوہ القربات. وہذا ہو عمل المولد مستحسن والحافظ إبی الخطاب بن دحیۃ إلف فی ذالک ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' فأجازہ الملک المظفر صاحب إربل بألف دینار، واختارہ إبو الطیب السبتی نزیل قوص وہؤلاء من إجلّۃ المالکیۃ إو مذمومۃ وعلیہ التاج

الفاکہانی وتکفل السیوطی، لردّ مااستندإلیہ حرفاًحرفاًوالأول إظہر، لمااشتمل علیہ من الخیر الکثیر.

یحتفلون: یہتمون بشہر مولدہ علیہ الصلوۃ والسلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بأنواع الصدقات ویظہرون السرور بہ، ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ قصۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم.

''اہلِ اِسلام ان ابتدائی تین اَدوار (جنہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر القرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر ''بدعتِ حسنہ'' ہے (جیسا کہ) امام سیوطی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا ہے، اور ''المدخل'' میں ابن الحاج کے کلام سے بھی یہی مراد ہے اگرچہ انہوں نے ان محافل میں دَر آنے والی ممنوعات (محرمات) کی مذمت کی ہے، لیکن اس سے پہلے تصریح فرمادی ہے کہ اس ماہِ مبارک کو اَعمالِ صالحہ اور صدقہ و خیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لیے خاص کر دینا چاہیے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ حافظ ابوخطاب بن دحیہ کا بھی یہی

مؤقف ہے جنہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب التنویر فی المولد البشیر والنذیر تالیف فرمائی جس پر مظفر شاہِ اِربل نے انہیں ایک ہزار دینار (بطور انعام) پیش کیے۔ اور یہی رائے ابو طیب سبتی کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی ائمہ میں سے ہیں۔ یا پھر یہ (عمل مذکور) بدعتِ مذمومہ ہے جیسا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔ لیکن امام سیوطی نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف بہ حرف رَدّ فرمایا ہے۔ (بہر حال) پہلا قول ہی زیادہ راجح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ یہ اپنے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔

''لوگ (آج بھی) ماہِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل و کرم اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔''

زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 261، 262

35۔شاہ عبدالرحیم دہلوی (1054۔1131ھ)

قطب الدین احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114۔1174ھ)کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں:

کنت اِصنع فی اِیام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فلم یفتح لی سنة من السنین شیء اِصنع بہ طعاماً، فلم اِجد اِلا حمصًا مقلیا فقسمتہ بین الناس، فراِیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبین یدیہ ہذا الحمص متبہجاً بشاشا.

”میں ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کر سکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش و خرم تشریف فرما ہیں۔“

شاہ ولی اللہ، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 40

برصغیر میں ہر مسلک اور طبقہ فکر میں یکساں مقبول و مستند ہستی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا اپنے والد گرامی کا یہ عمل اور خواب بیان کرنا اِس کی صحت اور حسبِ اِستطاعت میلاد شریف منانے کا جواز ثابت کرتا ہے۔

36۔ شیخ اِسماعیل حقی (1063۔1137ھ)

شیخ اِسماعیل حقی بروسوی (1652۔1724ء) ''تفسیر روح البیان'' میں لکھتے ہیں :

ومن تعظیمہ عمل المولد إذا لم یکن فیہ منکر. قال الإمام السیوطی قُدِّس سرہ : یستحب لنا إظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام.

''اور میلاد شریف منانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو۔ اِمام سیوطی نے فرمایا ہے: ہمارے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر اِظہارِ شکر کرنا مستحب ہے۔''

اِسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، 9 : 56

37۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114۔1174ھ)

قطب الدین احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1703۔1762ء) اپنے والد گرامی اور صلحاء و عاشقان کی راہ پر چلتے ہوئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یوم ولادتہ، والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویذکرون إرہاصاتہ التی ظہرت فی ولادتہ ومشاہدۃ

قبل بعثته، فرأیت أنوارا سطعت دفعة وحداة لا أقول إني أدرکتها ببصر الجسد، ولا أقول أدرکتها ببصر الروح فقط، والله أعلم کیف کان الأمر بین ھذا وذلک، فتأملت تلک الأنوار فوجدتها من قبل الملائکة المؤکلین بأمثال ھذه المشاھد وبأمثال ھذه المجالس، ورأیت یخالطه أنوار الملائکة أنوار الرحمة.

''اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہو گئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہرحال میں نے ان انوار میں غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت

پر مامور و مقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔"

شاہ ولی اللہ، فیوض الحرمین: 80، 81

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیسی ہستی کا یومِ میلاد کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ہونے والی محفلِ میلاد میں شرکت کرنا محفلِ میلاد کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کرتا ہے۔ ثانیاً اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرمین شریفین میں بھی محافلِ میلاد منعقد ہوتی رہی ہیں۔ اگر آج وہاں اِعلانیہ طور پر ایسی محافل منعقد نہیں ہوتیں تو اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہاں کبھی ایسی محافل ہوئی نہیں تھیں۔ اہلِ عشق و محبت تو آج بھی وہاں محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترانے الاپ رہے ہیں۔

38۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (1159۔1239ھ)

خاندان ولی اللہ کے آفتابِ روشن شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی (1745۔1822ء) اپنے فتاوٰی میں لکھتے ہیں:

وبرکۃ ربیع الأول بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیہ ابتداء وبنشر برکاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الأمۃ حسب ما یبلغ علیہ من ہدایا الصلٰوۃ والإطعامات معا.

”اور ماہِ ربیع الاول کی برکت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اُتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے۔“

عبد العزیز محدث دہلوی، فتاوٰی، 1 : 163

39۔ شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی (1165۔1242ھ)

غیر مقلدین کے بانی شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی (1115۔1206ھ/1703۔ 1791ء) کی کتاب ’’مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کی شرح کرتے ہوئے اُس کا بیٹا عبد اللہ بن محمد اپنی کتاب ’’مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ میں میلاد شریف کی بابت لکھتا ہے:

وأرضعته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثویبۃ عتیقۃ أبی لہب، أعتقها حین بشّرتہ بولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. وقد رُؤی أبو لہب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ: ما حالک؟ فقال: فی النار، إلا إنہ خُفّف عنّی کل اثنین، وأمصّ من بین إصبعی ہاتین ماء. وأشار برأس إصبعہ. وإن ذلک بإعتاقی لثویبۃ عندما بشّرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبإرضاعہا لہ.

قال ابن الجوزی: فإذا کان ہذا أبو لہب الکافر الذی نزل القرآن بذمّہ جُوزیَ بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ، فما حال المسلم الموحد من أمتہ یُسر بمولدہ.

”اور ابو لہب کی باندی ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابو لہب نے اُسے آزاد کر دیا۔ اور ابو لہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں)، اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

”ابن جوزی کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ہر شبِ میلاد اُس ابو لہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔“

عبداللہ، مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 13

40۔ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م 1277ھ)

شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م 1860ء) ہندوستان کی معروف علمی و روحانی شخصیت تھے۔ اُنہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مدفون ہیں۔ آپ اپنے رسالہ ’’اثبات المولد والقیام‘‘ میں لکھتے ہیں :

إیہا العلماء السائلون عن دلائل مولد الشریف لنبینا وسیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! فاعلموا إن محفل المولد الشریف یشتمل علی ذکر الآیات والأحادیث الصحاح الدالۃ علی جلالۃ قدرہ وإحوال ولادتہ ومعراجہ ومعجزاتہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون. فإنکار کم مبنی علی عدم استماعہ.

’’ہمارے نبی وآقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے دلائل کے بارے میں پوچھنے والوا ے علماء ! جان لو کہ محفلِ میلاد شریف ایسی آیات و صحیح احادیث کے بیان پر مشتمل ہوتی ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمالِ شان پر دلالت ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت، معراج، معجزات اور وصال کے واقعات کا بیان ہوتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کی سنت رہی ہے اور صرف غافلین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے غفلت برتی ہے۔ پس تمہارا اِنکار ہٹ دھرمی پر مبنی ہے۔‘‘

41۔ مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی (1228۔1279ھ)

’’علم الفرائض،‘‘ ’’علم الصیغۃ‘‘ اور ’’نقشہ مواقع النجوم‘‘ جیسی کئی کتب کے مصنف مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی (1813۔1863ء) ’’تواریخِ حبیبِ اِلٰہ یعنی سیرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ جو اُردو زبان میں سیرتِ طیبہ پر پہلی کتاب ہے۔میں لکھتے ہیں :

”ماہِ ربیع الاول روز دو شنبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے شرفِ عظیم حاصل ہوا۔ حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اِسلام میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں محفلِ میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت درودکی کرتے ہیں، اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ اَمر موجبِ برکاتِ عظیمہ ہے اور سبب ہے اِزدیادِ محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ متبرک محفل مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظّمہ میں مکانِ ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔“

کاکوروی، تواریخِ حبیبِ اِلٰہ یعنی سیرتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 14، 15

مفتی کاکوروی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا وہ واقعہ بھی بیان کیا ہے جو ہم نے گزشتہ صفحات میں درج کیا ہے۔ اِس کے بعد وہ لکھتے ہیں:

”مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کریں، ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں۔ اور بھی اَحوالِ صحیح اور معجزات کا حسبِ روایاتِ معتبرہ بیان ہو کہ اکثر لوگ جو محفل میں فقط شعر خوانی پر اِکتفاء کرتے ہیں یا روایاتِ واہیہ نامعتبر سناتے ہیں خوب نہیں۔ اور بھی علماء نے لکھا ہے کہ اِس محفل میں ذکر وفات شریف کا نہ کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے۔ ذکرِ غم جانکاہ اِس محفل میں نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادتِ ذکرِ قصۂ وفات کی نہیں ہے۔“

کاکوروی، تواریخِ حبیبِ اِلٰہ یعنی سیرتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : 15

مفتی کاکوروی ابو لہب کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو لہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا، اُس نے کہا کہ عذابِ شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب دو شنبہ کو درمیانِ انگشتِ شہادت اور وسطیٰ سے۔ کہ اشارے سے اُن کے میں نے ثویبہ کو بسبب پہنچانے بشارتِ ولادتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کیا تھا۔ کچھ پانی چوسنے کو مل جاتا ہے کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

”علمائے محدثین نے بعد لکھنے اِس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابو لہب سے کافر کو جس کی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارِد ہے بسببِ خوشیء ولادت شریف کے تخفیفِ عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اُس کو کیسا ثوابِ عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شاملِ حال اُس کے ہوں گے۔“

کاکوروی، تواریخِ حبیبِ اِلٰہ یعنی سیرتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 16

42۔ مولانا احمد علی سہارن پوری (م 1297ھ)

مولانا احمد علی محدّث سہارن پوری دیوبندی میلاد شریف کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

إن ذکر الولادۃ الشریفۃ لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایات صحیحۃ فی إوقات خالیۃ عن وظائف العبادات الواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفۃ عن طریقۃ الصحابۃ واہل القرون الثلاثۃ المشھود لھا بالخیر، وبالاعتقادات التی موہمۃ بالشرک والبدعۃ وباآداب التی لم تکن مخالفۃ عن سیرۃ الصحابۃ التی ہی مصداق قولہ علیہ السلام : ماإنا علیہ وإصحابی وفی مجالس خالیۃ عن المنکرات الشرعیۃ موجب للخیر والبرکۃ بشرط إن یکون مقرونًا بصدق النیۃ والإخلاص واعتقاد کونہ داخلًا فی جملۃ الأذکار الحسنۃ المندوبۃ غیر مقید بوقت من الأوقات. فإذا کان کذلک لا نعلم إحدمن المسلمین إن یحکم علیہ یکونہ غیر مشروع إو بدعۃ.

”سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایت سے ان اوقات میں جو عباداتِ واجبہ سے خالی ہوں، ان کیفیات سے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور ان اہلِ قرونِ ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دی ہے، ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے

موہم نہ ہوں، ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اِرشاد ما انا علیہ واصحابی۔ کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکراتِ شرعیہ سے خالی ہوں سببِ خیر و برکت ہے۔ بشرطیکہ صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اَذکارِ حسنہ کے ذکرِ حسن ہے، کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جو ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔"

سہارن پوری، المہند علی المفند : 61، 62

43۔ سید احمد بن زینی دحلان (1233۔1304ھ)

سید اَحمد بن زینی دحلان حسنی ہاشمی قرشی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ کے مفتی تھے اور اپنے معاصر علمائے حجاز میں بلند رتبہ پر فائز تھے۔ آپ نے قریباً ہر موضوع پر قلم اٹھایا اور 35 سے زائد کتب و رسائل لکھے۔ آپ نے "السیرۃ النبویۃ (1 : 53، 54)" میں ائمہ و علماء کے اَقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے پر تو ایک کافر بھی جزا سے محروم نہیں رہتا، توحید پرست مسلمان کو

ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہو گا۔ میلاد شریف منانے والے کے نیک مقاصد اور دلی خواہشات جلد پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔

44۔ مولانا عبد الحہ لکھنوی (1264 . 1304ھ)

مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحہ فرنگی محلّی لکھنوی (1848۔1886ء) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے متعلق لکھتے ہیں:

''پس جب ابو لہب ایسے کافر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئ تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے کیوں کر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا، جیسا کہ ابن جوزی (510۔579ھ) اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی (958۔1052ھ) نے لکھا ہے۔''

عبد الحہ، مجموعہ فتاویٰ، 2 : 282

محفلِ میلاد کے اِنعقاد کے لیے دن اور تاریخ متعین کرنے کے بارے آپ لکھتے ہیں :

’’جس زمانے میں بہ طرزِ مندوب محفل میلاد کی جائے باعثِ ثواب ہے اور حرمین، بصرہ، شام، یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفلِ میلاد اور کارِ خیر کرتے ہیں اور قرات اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں۔ اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہیے کہ ربیع الاول ہی میں میلاد شریف کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔‘‘

عبدالحہ، مجموعہ فتاویٰ، 2 : 283

45۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م 1307ھ)

غیر مقلدین کے نام وَر عالم دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی میلاد شریف منانے کی بابت لکھتے ہیں:

''اِس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکرِ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں کر سکتے تو ہر اُسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں اِلتزام اِس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظِ سیرت و سمت ودل وہدی وولادت ووفات آنحضرت کا کریں۔ پھر ایامِ ماہِ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور اُن روایات واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔''

بھوپالی، الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ: 5

آگے لکھتے ہیں:

’’جس کو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اِس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔‘‘

بھوپالی، الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ: 12

46۔ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی (1233۔1317ھ)

علمائے ہند کے عظیم شیخ بالخصوص مدرسہ دیوبند کے نام وَر عالم و فاضل بزرگ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی (1817۔1899ء) ہندوستان سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگئے اور مکہ میں درس دیتے رہے، پھر وہیں ان کی وفات ہوئی اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ (1) حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی چاروں سلاسلِ طریقت میں بیعت کرتے تھے، اور دار العلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی (1248۔1297ھ/1833۔1880ء) اور دار العلوم دیوبند کے سرپرست مولانا رشید احمد گنگوہی (1244۔1323ھ/1829۔1905ء) آپ کے مرید و خلفاء تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی (1275۔1356ھ/1859۔1937ء)، مولانا اشرف علی تھانوی

(1280۔1362ھ/1863۔1943ء)، مولانا محمود الحسن دیوبندی (م 1339ھ/ 1920ء) اور کئی دیگر علماء و مشائخ کا شمار حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی کے خلفاء میں ہوتا تھا۔

(1) مصنف کو اُن کی آخری آرام گاہ پر حاضری کی سعادت بچپن میں 1963ء میں حاصل ہوئی۔ اُس وقت ان کا مدفن ایک حجرے میں تھا۔

''شمائم اِمدادیہ'' کے صفحہ نمبر 47 اور 50 پر درج ہے کہ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی نے ایک سوال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِنعقاد کے بارے میں اُن کی کیا رائے ہے؟ کے جواب میں فرمایا:

''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے! البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اِختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں، مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔''

.1اِمداد اللہ، شمائم اِمدادیہ : 47

2۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی یہ عبارت ''اِمداد المشتاق اِلیٰ اشرف الاخلاق (ص: 52،53)'' میں نقل کی ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں :

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اِتباعِ حرمین کافی ہے۔ البتہ وقتِ قیام کے اِعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر اِہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ عالم خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم اَمر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔''

1. اِمداد اللہ، شمائم امدادیہ: 50

2۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی یہ عبارت ’’اِمداد المشتاق اِلیٰ اشرف الاخلاق (ص: 58)‘‘ میں نقل کی ہے۔

حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی کے مذکورہ بالا بیان کے مطابق حرمین شریفین میں میلاد کی تقریبات کا ہونا اس بات کی حتمی و قطعی دلیل ہے کہ اس پر اہل مدینہ اور اہل مکہ میں دو آراء نہیں تھیں، وہ سب متفقہ طور پر میلاد کا اہتمام کرتے تھے۔ اور میلاد کے جواز پر اِس قدر حجت ہمارے لیے کافی ہے جو کہ اِنکار کرنے والوں کے لیے برہانِ قاطع ہے۔

حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی نے اِعتقادی نوعیت کے سات سوالات کے جواب میں اپنی کتاب ’’فیصلہ ہفت مسئلہ‘‘ (1) لکھی۔ کسی نے اُن سے دریافت کیا کہ میلاد کے بارے میں ان کا کیا عقیدہ اور معمول ہے؟ تو اِس پر اُنہوں نے جواب دیا:

(1) دیوبندی مسلک کے بعض علماء "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے بارے کہتے ہیں کہ یہ حضرت اِمداد اللہ مہاجر مکی کی تحریر نہیں، حالاں کہ مولانا اشرف علی تھانوی نے "اشرف السوانح (3 : 355،356)" میں تصریح کی ہے کہ یہ حضرت اِمداد اللہ مہاجر مکی کی تحریر ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی نے "فتاویٰ رشیدیہ (ص:130،131)" میں لکھا ہے کہ اُنہوں نے یہ رسالہ کسی سے لکھوایا اور سُن کر اس میں اِصلاحات کروائیں۔ گویا اِس میں جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت کا مسلک و مشرب ہے۔ علاوہ ازیں دیوبند مسلک کے کتب خانوں سے شائع ہونے والے حضرت اِمداد اللہ مہاجر مکی کے دس رسالوں کے مجموعہ . "کلیاتِ اِمدادیہ". میں بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" شامل ہے؛ جیسا کہ کتب خانہ اشرفیہ، راشد کمپنی، دیوبند (بھارت) نے طبع کیا تھا، اور ادارہ اِسلامیات، لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔

"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔"

اِمداد اللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ : 7

ایک جگہ لکھتے ہیں :

’’رہا یہ عقیدہ کہ مجلسِ مولود میں حضورپُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں، تواس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلًا و نقلًا ممکن ہے، بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے علم ہوا، آپ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے، تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے۔ جو صحیح روایات سے اور اہلِ کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے۔‘‘

اِمداد اللہ، فیصلہ ہفت مسئلہ : 6

جو لوگ محفلِ میلاد کو بدعتِ مذمومہ اور خلافِ شرع کہتے ہیں، اُنہیں کم اَز کم اپنے شیخ و مرشد کا ہی لحاظ کرتے ہوئے اِس رویہ سے گریز کرنا چاہیے۔

47۔علامہ وحید الزماں (م 1338ھ)

مشہور غیر مقلد عالم دین علامہ نواب وحید الزماں (م 1920ء) میلاد شریف کے بارے میں لکھتے ہیں:

وکذلک من یزجر الناس بالعنف والتشدد علی سماع الغناء او المزامیر او عقد مجلس للمیلاد او قراءة الفاتحة المرسومة و یفسقھم او یکفرھم علی ھذا.

"ایسے ہی لوگوں کو سماع، غناء یا مزامیر یا محفلِ میلاد منعقد کرنے یا مروّجہ فاتحہ پڑھنے پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے یا اُن کے فسق یا اُن کے کفر پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور تشدد کرنا نیکی کی بجائے گناہ حاصل کرنا ہے۔"

وحید الزمان، ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی: 118، 119

48۔اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی (1265۔1350ھ)

عالم عرب کے معروف محدّث و سیرت نگار اِمام یوسف بن اسماعیل بن یوسف نبہانی نے ''حجۃاللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں اجتماع الناس لقراءۃ قصۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے ایک فصل قائم کی ہے۔اِس میں اُنہوں نے میلاد شریف کے بارے میں مختلف ائمہ و علماء کے اَقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ محفل میلاد شریف کا اِنعقاد صحیح اور مطلوب عمل ہے۔ایک دوسری کتاب ''الانوار المحمدیۃ من المواھب اللدنیۃ''میں اِمام نبہانی لکھتے ہیں :

ولیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إفضل من لیلۃ القدر. وولد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مکۃ فی الدار التی کانت لمحمد بن یوسف. وإرضعتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثویبۃ عتیقۃ إبی لہب، إعتقھا حین بشّرتہ بولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام.

وقد رؤی إبو لہب بعد موتہ فی النوم، فقیل لہ : ما حالک؟ فقال : فی النار، إلا إنہ خُفّف عنّی فی کل لیلۃ اثنین، وإمصّ من بین إصبعی ہاتین ماء. وإشار برإس إصبعہ. وإن ذلک بإعتاقی لثویبۃ عندما بشّرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبإرضاعھا لہ.

قال ابن الجزری : فإذا کان ہذا ابو لہب الکافر الذی نزل القران بذمّہ جُوزیَ فی النار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ، فما حال المسلم الموحّد من إمتہ یُسر بمولدہ، ویبذل ماتَصل إلیہ قدرتہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ لعمری ! إنما یکون جزاؤہ من اللہ الکریم إن یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم .

ولازال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ علیہ السلام، ویعملون الولائم، ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات، ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات . ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم، ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عظیم .

ومما جرب من خواصہ إنہ إمان فی ذالک العام، وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام، فرحم اللہ امرءًا اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک إعیادًا .

نبہانی، الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ : 28، 29

’’اور شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے اُس گھر میں پیدا ہوئے جو محمد بن یوسف کی ملکیت ہے۔ اور ابو لہب کی باندی ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابو لہب نے اُسے آزاد کر دیا۔

’’اور ابو لہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

”ابن جزری کہتے ہیں: پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

”ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اِہتمام کرتے ہیں اور اِس ماہِ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اِظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بھر طور فیض یاب ہوتا ہے۔

”محافلِ میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منایا۔“

49۔ حکیم الامت علامہ محمد اِقبال (1294۔1357ھ)

شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمد اِقبال (1877۔1938ء) فرماتے ہیں:

”منجملہ ان مقدس اَیام کے جو مسلمانوں کے لیے مقدس کیے گئے ہیں ایک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی و قلبی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رُو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہوا وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے اِسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبۂ تقلید اور جذبۂ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں:

1۔ پہلا طریق تو درود و صلوٰۃ ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ وہ ہر وقت درود پڑھنے کے موقع نکالتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آوازِ بلند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے، اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں۔ یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اپنا اثر پیدا کرے۔

2۔ پہلا طریق اِنفرادی دوسرا اِجتماعی ہے۔ یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق شوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لیے آج ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔

3۔ تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن بہ ہر حال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ یادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مقدس سے ہویدا تھی، وہ آج بھی تمہارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔

غلام دستگیر رشید، آثارِ اقبال: 306، 307

50۔ مولانا اشرف علی تھانوی (1280۔1362ھ)

مولانا اشرف علی تھانوی (1863۔1943ء) نام وَر عالم دیوبند تھے۔ آپ حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی چشتی کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ سیرتِ طیبہ پر آپ کی کتاب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق و محبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبی ہوئی تحریر ہے، جس کا آغاز ہی آپ نے مشہور حدیثِ جابر بیان کرتے ہوئے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے باب سے کیا ہے۔ بعد ازاں اِس نوع کی دیگر

روایات بیان کی ہیں۔اِسی طرح میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کے خطبات کا مجموعہ بھی شائع ہوا ہے۔ مجالسِ موالید پر خطاب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں :

”میرا کئی سال تک یہ معمول رہا کہ یہ جو مبارک زمانہ ہے جس کا نام ربیع الاول کا مہینہ ہے، جس کی فضیلت کو ایک عاشق ملاعلی قاری نے اس عنوان سے ظاہر کیا ہے :

لھذاالشھرفی الاِسلام فضل

منقبتہ تفوق علی الشھور

ربیع فی ربیع فی ربیع

ونور فوق نور فوق نور

)اِسلام میں اس ماہ کی بڑی فضیلت ہے اور تمام مہینوں پر اس کی تعریف کو فضیلت ہے۔ بہار اندر بہار اندر بہار ہے اور نور بالائے نور بالائے نور ہے۔ (

''تو جب یہ مبارک مہینہ آتا تھا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ فضائل جن کا خاص تعلق ولادتِ شریفہ سے ہوتا تھا مختصر طور پر بیان کرتا تھا مگر اِلتزام کے طور پر نہیں کیوں کہ التزام میں تو علماء کو کلام ہے۔ بلکہ بدون اِلتزام کے دو وجہ سے :

''ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فی نفسہ طاعت و موجبِ برکت ہے۔

''دوسرے اس وجہ سے کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ جو مجالسِ موالید کی ممانعت کرتے ہیں تو وہ ممانعت نفسِ ذکر کی وجہ سے نہیں۔ نفسِ ذکر کو تو ہم لوگ طاعت سمجھتے ہیں بلکہ محض منکرات و مفاسد کے اِنضمام کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے ورنہ نفسِ ذکر کا تو ہم خود قصد کرتے ہیں۔

”یہ توظاہری وجوہ تھیں۔بڑی بات یہ تھی کہ اس زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور یہ ایک امر طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر واقع ہوا ہو اس کے آنے سے دل میں اس واقع کی طرف خود بخود خیال ہوا جاتا ہے۔اور خیال کو یہ حرکت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہو جانا کیا مضائقہ ہے۔یہ تو ایک طبعی بات ہے۔“

اشرف علی تہانوی، خطباتِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 190

اِسی خطاب میں آگے ایک جگہ فرماتے ہیں:

”تو میرا جو معمول تھا کہ اِس ماہِ مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کیا کرتا تھا، وہ دوام کے حد میں تھا، التزام کے طور پر نہ تھا۔ چنانچہ چند سال تک تو میں نے کئی وعظوں میں فضائلِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جن کے نام سب مقفی ہیں: النور، الظهور، السرور، الشذور، الحبور وہاں ایک ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم جو کہ اسی سلسلہ میں ہے متقی نہیں۔ پھر کئی سال سے اس کا اتفاق نہیں ہوا کچھ اسبابِ طبعیہ ایسے مانع ہوئے جن سے یہ معمول ناغہ ہو گیا۔ نیز ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ اس معمول سے التزام کا خیال نہ کریں جو کہ خلافِ واقع ہے کیوں کہ میرے اس معمول کی بڑی وجہ صرف یہ تھی ان ایام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور دنوں سے زیادہ یاد آتے تھے نہ کہ اس میں شرعی ضرورت کا اعتقاد یا عمل تھا۔"

اشرف علی تہانوی، خطباتِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 198، 199

فضل اور رحمت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سباق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنی عام لیے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدوم مبارک لیے

جائیں۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائے گی۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا۔ پس یہ تفسیر اَجمع التفاسیر ہو جائے گی۔ پس اس تفسیر کی بنا پر اس آیت کا حاصل یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر خواہ وجودِ نوری ہو یا ولادتِ ظاہری، اس پر خوش ہونا چاہئے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔ (دوسری عام نعمتوں کے علاوہ) افضل نعمت اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل ورحمت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔"

اشرف علی تھانوی، خطباتِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 64، 65

مولانا اشرف علی تھانوی کے مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اُن کا عقیدہ ہرگز مجالسِ میلاد کے قیام کے خلاف نہیں تھا۔ وہ صرف اِس کے لیے وقت معین کرنے کے حامی نہیں تھے۔ بہ ہر حال میلاد شریف منانا اُن کے نزدیک جائز اور مستحب اَمر تھا۔

51۔ مفتی رشید احمد لدھیانوی (و 1341ھ)

مفتی رشید احمد لدھیانوی (و 1922ء) تحریر کرتے ہیں:

''جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔''

لدہیانوی، اَحسن الفتاویٰ، 1 : 347، 348

52۔ مفتی محمد مظہر اللہ دھلوی

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

''میلاد خوانی بشر طیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بار ہویں شریف میں جلوس نکالنا بشر طیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو، یہ دونوں جائز ہیں۔ ان کو ناجائز کہنے کے لیے دلیل شرعی ہونی چاہیے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز اَمر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔''

فتاویٰ مظہری: 435، 436

53۔ شیخ محمد رضا مصری کی تحقیق

عظیم سیرت نگار و مؤرخ شیخ محمد رضا مصری نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں تمام عالم اسلام کے تناظر میں اِنعقادِ میلاد کے بارے میں

تاریخی جائزہ لیا ہے اور دنیا بھر میں وقوع پذیر ہونے والی تقریباتِ میلاد کے اَحوال تین صفحات پر رقم کیے ہیں۔ ان صفحات کا ترجمہ درج ذیل ہے:

’’امام نووی (631۔ 677ھ/1233۔ 1278ء) کے شیخ اِمام ابو شامہ (599۔ 665ھ / 1202۔ 1267ء) فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین عمل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے جس میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات، محفلوں کی زیبائش وآرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسنِ سلوک کے علاوہ اُمتیوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت اور اہلِ محفل کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت و عظمت کی پختگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر و امتنان کا احساس دلاتی ہیں۔

’’امام سخاوی (831۔ 902ھ/1428۔ 1497ء) فرماتے ہیں: میلاد شریف کا رواج تین صدی بعد ہوا ہے۔ اس کے بعد سے تمام ممالک واَمصار میں مسلمانانِ عالم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے چلے آرہے ہیں، وہ ان دنوں میں خیرات و

صدقات کرتے اور میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس منعقد کرتے ہیں جن کی برکتوں سے ان پر حق تعالیٰ کا عام فضل و کرم ہوتا ہے۔

"علامہ ابن جوزی (510۔579ھ/1116۔1201ء) فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر امن و عافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔

"سلاطینِ اسلام میں اس طریقہ کو رائج کرنے والے سب سے پہلے شاہِ اِربل سلطان مظفر ابو سعید تھے جن کی فرمائش پر حافظ ابن دحیہ نے اس موضوع پر ایک کتاب "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" تالیف کی تھی۔ اس پر شاہ نے خوش ہو کر مؤلف کو ایک ہزار دینار انعام عطا فرمایا تھا۔ اسی سلطان نے سب سے پہلے جشن میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد فرمایا تھا، وہ ہر سال ماہِ ربیع الاول میں یہ جشن انتہائی اہتمام کے ساتھ بہت اعلیٰ پیمانے پر منایا کرتے تھے۔ وہ طبعاً نہایت سخی، جواں مرد، شیر دل، فیاض طبع، نہایت زیرک و دانا اور منصف مزاج تھے۔ کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال جشنِ میلاد پر تین لاکھ (300000) دینار خرچ کیا کرتے تھے۔

''شاہِ تلمسان سلطان ابو حمو موسیٰ (723ـ791ھ/1323ـ1389ء) بھی عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے جیساکہ ان کے زمانہ میں اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ واندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابو حمو کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابو عبد اللہ تونسی تلمسانی نے اپنی کتاب راح الارواح فیما قالہ مولی ابو حمومن الشعر و قیل فیہ من الامداح (سلطان ابو حمو اور دوسروں کے فرمودہ منقبتی اَشعار میں اَرواحِ انسانی کے لیے راحت وسکون ہے) میں بیان کی ہے۔ مؤلف نے بیان کیا ہے کہ سلطانِ تلمسان صاحبِ رائے معززین کے مشورہ سے شبِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جس میں بلااستثناء ہر خاص وعام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں۔ سنہرے کارچوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے۔ ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمع دان روشن کیے جاتے تھے۔ بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے تھے۔ بڑے بڑے گول اور خوش نما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا، جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا۔ پھر تمام حاضرین کے سامنے اَنواع واَقسام کے کھانے چنے جاتے تھے، معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں، ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنہیں

دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں۔ ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضاء معطر ہو جاتی تھی۔ مہمانوں کو حسب مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا تھا، یہ ترتیب جشن کی مناسبت سے دی جاتی تھی۔ حاضرین پر عظمتِ نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔ انعقادِ محفل کے بعد سامعین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب و فضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات و نصائح سنتے جو انہیں گناہوں سے توبہ کی طرف راغب کرتے۔ خطباء اسلوب بیان کے مد و جزر اور خطاب کے تنوعات سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعین کو لذت اندوز کرتے تھے۔

''ہمارے زمانہ میں بھی مسلمانان عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل منعقد کی جاتی ہیں اور ان میں برابر میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔ فقراء و مساکین کو خیرات تقسیم کی جاتی ہے۔ خاص طور پر قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گزرتا ہے۔ یہ جلوس مقاماتِ غوریہ، اشراقیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے۔ ان راستوں پر

ہجوم بڑھتا جاتا ہے، جلوس کے آگے پولیس کے سوار دستے ہوتے ہیں اور دونوں طرف فوج کے کچھ افسر ہوتے ہیں۔ مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ عباسیہ میں وزراء و حکام کے لیے شامیانے نصب کیے جاتے ہیں اور خود شاہِ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے، پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں اور پھر صوفیاء اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لیے وہاں حاضر ہو کر ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سماعت فرماتے ہیں۔ ختم محفل پر حاکمِ مصر میلاد کا بیان کرنے والے کو شاہانہ خلعت عطا فرماتے ہیں، پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اور شربت پلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری مراجعت فرما ہوتی ہے، پھر شام کے وقت خیموں پر نصب شدہ قمقمے روشن کیے جاتے ہیں۔ بہترین آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔ اس دن تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔ نیز بمقام مشہد حسینی کمشنر مصر کی موجودگی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہوتا ہے۔ آج کل مذہبی علماء اور بے دار مغز حکام کی توجہات و مساعی جمیلہ سے بیشتر مروجہ بدعتوں کو دور کیا جا رہا ہے۔

”یہ جشن میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام کا بیان کیا گیا ہے، ساتھ ہی ہم حکامِ وقت سے مسلسل یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ ہر برائی جو دین کے خلاف ہے اور وہ تمام غیر ضروری باتیں جو ان مبارک مجالس کے موقعوں پر رواج پا گئی ہیں انہیں سختی سے روک دیا جائے کیوں کہ یہ باتیں اسلام کی خوبیوں کو داغ دار بنا دیتی ہیں اور مجالسِ میلاد کے انعقاد کے پاکیزہ مقاصد کو مفاسد سے آلودہ کر دیتی ہیں۔“

محمد رضا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 26. 28

54۔ علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ (1325ھ)

حرمین شریفین کے علمائے کرام نے علمائے دیوبند سے اِختلافی واِعتقادی نوعیت کے چھبیس (26) مختلف سوالات پوچھے تو 1325ھ میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری (1269۔1346ھ) نے اِن سوالات کا تحریری جواب دیا، جو ”المهند علی المفند“ نامی کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔ اِن جوابات کی تصدیق چوبیس (24) نام وَر علمائے دیوبند نے اپنے قلم سے کی، جن میں مولانا محمود الحسن دیوبندی (م 1339ھ)، مولانا احمد حسن امروہوی (م 1330ھ)، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی عزیز الرحمٰن (م

1347ھ)، مولانا اشرف علی تھانوی (م 1362ھ) اور مولانا عاشق الٰہی میرٹھی بھی شامل ہیں۔ اِن چوبیس (24) علماء نے صراحت کی ہے کہ جو کچھ "المھند علی المفند" میں تحریر کیا گیا ہے وہی ان کا اور ان کے مشائخ کا عقیدہ ہے۔

کتاب مذکورہ میں اِکیسواں سوال میلاد شریف منانے کے متعلق ہے۔ اس کی عبارت ہے:

اِ تقولون اِن ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستقبح شرعًامن البدعات السیئۃ المحرمۃ اِم غیر ذلک؟

"کیا تم اس کے قائل ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ذکر شرعاً قبیح سیئہ، حرام (معاذ اللہ) ہے یا اور کچھ؟"

علمائے دیوبند نے اِس کا متفقہ جواب یوں دیا:

حاشا اِن یقول اِحد من المسلمین فضلاً اِن نقول نحن اِن ذکر ولادتہ الشریفۃ علیہ الصلاۃ والسلام، بل وذکر غبار نعالہ وبول حمارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستقبح من البدعات السئیۃ المحرمۃ. فالأحوال التی لہا اِدنی تعلق برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہا من اِحب المندوبات واِعلی المستحبات عندنا سواء، کان ذکر ولادتہ الشریفۃ اِو ذکر بولہ وبزارہ وقیامہ وقعودہ ونومہ ونبہتہ، کما ہو مصرح فی رسالتنا المسماۃ بالبراہین القاطعۃ فی مواضع شتی منہا.

"حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے گدھے کے پیشاب کے تذکرہ کو بھی قبیح وبدعتِ سئیہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا سی بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکر ولادت شریف کا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بول وبراز، نشست وبرخاست اور بے داری وخواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ "براہین قاطعہ" میں متعدد جگہ بالصراحت مذکور ہے۔"

سہارن پوری، المہند علی المفند: 60، 61

اِس سارے لٹریچر کی موجودگی میں اِسلامی تاریخ سے لاعلمی اور جہالت ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ اِنگلستان، امریکہ، یورپ اور عرب دنیا میں نام نہاد دانش وَر اور مقررین اپنی تقریروں کے ذریعے نئی نسل کو یہ کہہ کر گمراہ کر رہے ہیں کہ اِنعقادِ میلاد کی کوئی حیثیت نہیں، یہ ایک بدعت ہے جس کا وجود صرف پاکستان اور ہندوستان میں ہے، اس کے علاوہ اور کہیں نہیں۔ اگر ان کی یہ بات مان لی جائے تو اسلامی تاریخ کی تمام نام وَر علمی شخصیات جن کا حوالہ ہم اوپر دے چکے ہیں بدعتی قرار پاتی ہیں۔ اس میں ان کے متبعین کو بھی بدعتی کا لقب ملے گا۔ پھر پوری اِسلامی تاریخ میں بدعت کے فتویٰ سے کوئی نہیں بچے گا اور پورے اسلام پر بدعت کی اِس اِلزام تراشی کی زَد سے کوئی محفوظ نہیں ہوگا۔

بلاد اسلامیہ میں جشن میلاد النبی ﷺ کی تاریخ

ماہِ ربیع الاول کا آغاز ہوتے ہی پورا عالمِ اِسلام میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں اِنعقادِ تقریبات کا آغاز کر دیتا ہے۔ ہر اسلامی ملک اپنی ثقافت اور رسم و رواج کے مطابق محبت آمیز جذبات کے ساتھ یہ مہینہ مناتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کے مسلمان ہی نہیں مناتے بلکہ ماضی بعید اور قریب میں بھی انتہائی گرم جوشی اور اہتمام کے ساتھ یہ دن منایا جاتا رہا ہے۔

علامہ ابن جوزی (510۔579ھ/1116۔1201ء) فرماتے ہیں:

لازال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ویفرحون بقدوم ہلال شہر ربیع الأول ویہتمون إہتماما بلیغا علی السماع والقراءۃ لمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وینالون بذالک إجرا اجزیلا وفوزا اعظیما.

’’مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔‘‘

ابن جوزی، بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 58

اِمام سخاوی (831۔902ھ/1428۔1497ء)، اِمام قسطلانی (851۔923ھ/1448۔1517ء)، شیخ عبد الحق محدث دہلوی (958۔1052ھ/1551۔1642ء) اور اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی (1265۔1350ھ) فرماتے ہیں:

وإنما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التي للإخلاص شاملة، ثم لا زال أهل الإسلام في سائر الأقطار والمدن العظام يحتفلون في شهر مولده صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وكرم بعمل الولائم البديعة، والمطاعم المشتملة على الأمور البهية والبديعة، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون المسرات ويزيدون في المبرات، بل يعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم عميم.

)"محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔"

.1 ملاعلی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر: 12، 13

.2 قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 148

.3 صالحہ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 362

4. حلبی، إنسان العیون فی سیرۃ الأمین المامون، 1 : 84

5. عبد الحق، ماثَبَت مِن السُّنّۃ فی اِیّام السَّنَۃ: 60

6. زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 261، 262

7. إسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، 9 : 57

8. اِحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1 : 53

9. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 233، 234

10. نبہانی، الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ: 29

مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی (1228۔1279ھ/1813۔1863ء) لکھتے ہیں:

”حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اِسلام میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں محفلِ میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت

درود کی کرتے ہیں، اور بہ طور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ اَمر موجبِ برکاتِ عظیمہ ہے اور سبب ہے اِزدیادِ محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ متبرک محفل مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظّمہ میں مکانِ ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔"

کاکوروی، توارِیخ حبیبِ اِلٰہ یعنی سیرتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 14، 15

مجموعی طور پر محافلِ میلاد کے مراکز کے ذکر کے بعد ذیل میں ہم چند ایک خاص اِسلامی مراکز کا تذکرہ کر رہے ہیں جس سے اِسلامی معاشروں میں مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی روایت کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے:

1۔ مکہ مکرمہ میں محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِنعقاد

اِمام سخاوی (831۔902ھ/1428۔1497ء) فرماتے ہیں:

وإما إہل مکۃ معدن الخیر والبرکۃ فیتوجھون إلی المکان المتواتر بین الناس إنہ محل مولدہ، وھو فی ''سوق اللیل'' رجاء بلوغ کل منھم بذالک المقصد، ویزید اھتمامھم بہ علی یوم العید حتی قلّ إن یتخلف عنہ إحد من صالح وطالح، ومقل وسعید سیما ''الشریف صاحب الحجاز'' بدون توارٍ وحجاز. وجود قاضیھا وعالمھا البرھانی الشافعی إطعام غالب الواردین وکثیر من القاطنین المشاھدین فاخر الأطعمۃ والحلوی، ویمد للجمھور فی منزلہ صبیحتھا سماطاً جامعاً رجاء لکشف البلوی، وتبعہ ولدہ الجمالی فی ذالک للقاطن والسالک.

''اور اہلِ مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ وہ سوق اللیل میں واقع اُس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ تاکہ ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پا لے۔ یہ لوگ عید (میلاد) کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد، سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے۔ خصوصاً امیرِ حجاز بلاتردّد (بہ خوشی) شرکت کرتے ہیں۔ اور مکہ کے قاضی اور عالم ''البرہانی الشافعی'' نے بے شمار زائرین، خدام اور حاضرین کو کھانا اور مٹھائیاں کھلانے کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور وہ (امیر حجاز) اپنے گھر میں عوام کے لیے

وسیع و عریض دستر خوان بچھاتا ہے، یہ امید کرتے ہوئے کہ آزمائش اور مصیبت ٹل جائے۔ اور اس کے بیٹے ''جمالی'' نے بھی خدام اور مسافروں کے حق میں اپنے والد کی اتباع کی ہے۔''

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 15

ملا علی قاری (م 1014ھ/1606ء) اِس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

قلّت : إما الآن فما بقی من تلک الأطعمۃ إلا الدخان، ولا یظھر مما ذکر إلا بریح الریحان، فالحال کما قال :

إما الخیام فإنھا کخیامھم

وإری نساء الحہ غیر نسائھم

’’میں کہتا ہوں: اب ان کھانوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے دھوئیں کے۔ اور نہ ہی مذکورہ بالا اشیاء میں سے پھلوں کی خوشبو کے سوا کچھ رہا۔ اب تو حال شاعر کے اس شعر کے مطابق ہے:

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر: 15

) خیمے تو ان کے خیموں کی طرح ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس قبیلے کی عورتیں ان عورتوں سے بہت مختلف ہیں)۔‘‘

محمد جار اللہ بن ظہیرہ حنفی (م 986ھ/1587ء) اہلِ مکہ کے جشنِ میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

وجرت العادة بمكة ليلة الثانی عشر من ربیع الأول فی کل عام إن قاضی مکۃ الشافعی یتہیّأ لزیارة ہذا المحل الشریف بعد صلاة المغرب فی جمع عظیم، منہم الثلاثۃ القضاة وأکثر الأعیان من الفقہاء والفضلاء، وذوی البیوت بفوانیس کثیرة وشموع عظیمۃ وزحام عظیم. ویدعی فیہ للسلطان ولأمیر مکۃ، وللقاضی الشافعی بعد تقدم خطبۃ مناسبۃ للمقام، ثم یعود منہ إلی المسجد الحرام قبیل العشاء، ویجلس خلف مقام الخلیل علیہ السلام بإزاء قبۃ الفراشین، ویدعو الداعی لمن ذکر آنفًا بحضور القضاة وأکثر الفقہاء. ثم یصلون العشاء وینصرفون، ولم أقف علی أول من سن ذالک، سألت مؤرخی العصر فلم أجد عندہم علما بذالک.

ابن ظہیرہ، الجامع اللطیف فی فضل مکۃ وأہلہا وبناء البیت الشریف: 201، 202

’’ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہِ وقت، امیرِ مکہ اور

شافعی قاضی کے لیے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں سے نمازِ عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں اور صاحبانِ فراش کے قبہ کے مقابل مقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں۔ بعد ازاں دعا کرنے والا کثیر فقہاء اور قضاۃ کی موجودگی میں دعا کا کہنے والوں کے لیے خصوصی دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرّخین سے پوچھنے کے باوُجود اس کا پتہ نہیں چل سکا۔"

علامہ قطب الدین حنفی (م 988ھ) نے "کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ" میں اہلِ مکہ کی محافلِ میلاد کی بابت تفصیل سے لکھا ہے۔ اُنہوں نے واضح کیا ہے کہ اہلِ مکہ صدیوں سے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے رہے ہیں۔

يزار مولد النبى صلى الله عليه وآله وسلم المكانى فى الليلة الثانية عشر من شهر ربيع الأول فى كل عام، فيجتمع الفقهاء والأعيان على نظام المسجد الحرام والقضاة الأربعة بمكة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الكثيرة والمفرغات والفوانيس والمشاغل وجميع المشائخ مع طوائفهم بالأعلام الكثيرة ويخرجون من المسجد إلى سوق الليل ويمشون فيه إلى محل المولد الشريف بازدحام

ویخطب فیہ شخص و یدعو للسلطنۃ الشریفۃ، ثم یعودون إلی المسجد الحرام ویجلسون صفوفا فی وسط المسجد من جہۃ الباب الشریف خلف مقام الشافعیۃ ویقف رئیس زمزم بین یدی ناظر الحرم الشریف والقضاۃ و یدعو للسلطان و یلبسہ الناظر خلعۃ و یلبس شیخ الفراشین خلعۃ. ثم یؤذن للعشاء ویصلی الناس علی عاداتہم، ثم یمشی الفقہاء مع ناظر الحرم إلی الباب الذی یخرج منہ من المسجد، ثم یتفرقون. وہذہ من إعظم مواکب ناظر الحرم الشریف بمکۃ المشرفۃ و یأتی الناس من البدو والحضر واہل جدۃ، وسکان الأودیۃ فی تلک اللیلۃ ویفرحون بہا.

''ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنتِ شریفہ کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رُخ کرکے مقامِ شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے

ہیں اور رئیسِ زَم زَم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعد ازاں قاضی بادشاہِ وقت کو بلاتے ہیں، حرم شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبانِ فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اِظہار کرتے تھے۔"

قطب الدین، کتاب الإعلام بأعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ: 355، 356

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114۔1174ھ/1703۔1762ء) مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یوم ولادتہ، والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویذکرون إرہاصاتہ التی ظہرت فی ولادتہ ومشاہدۃ قبل بعثتہ، فرإیت إنوار أسطعت دفعۃ وحدۃ لاإقول إنی إدرکتہا ببصر الجسد، ولاإقول إدرکتہا ببصر الروح فقط، واللہ إعلم کیف کان الأمر بین ہذا وذلک، فتأملت تلک الأنوار فوجدتہا من قبل الملائکۃ المؤکلین بأمثال ہذا المشاہد وبأمثال ہذہ المجالس، ورإیت یخالطہ إنوار الملائکۃ إنوار الرحمۃ.

''اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر اَنوار وتجلیات کی برسات شروع ہو گئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہر حال میں نے ان اَنوار میں غور وخوض کیا تو مجھ

پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ اَنوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور و مقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ اَنوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ اَنوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔‘‘

شاہ ولی اللہ، فیوض الحرمین: 80، 81

مکہ معظّمہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریبات کا آنکھوں دیکھا حال

1۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ پیدائش کے موقع پر مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔ اسے ’’عید یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کہتے ہیں۔ اس روز جلیبیاں بہ کثرت بکتی ہیں۔ حرم شریف میں حنفی مصلہ کے پیچھے مکلّف فرش بچھایا جاتا ہے۔ شریف اور کمانڈر حجاز مع اسٹاف کے لباسِ فاخرہ زرق برق پہنے ہوئے آ کر موجود ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت پر جا کر تھوری دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ حرم شریف سے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک دورویہ لالٹینوں کی قطاریں روشن کی جاتی ہیں اور راستے میں جو مکانات اور دکانیں واقع ہیں ان پر روشنی کی جاتی ہے۔ جائے ولادت اس روز بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔

جاتے وقت ان کے آگے مولود خوان نہایت خوش اِلحانی سے نعت شریف پڑھتے چلتے جاتے ہیں۔ 11 ربیع الاول بعد نمازِ عشاء حرم محترم میں محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے۔ 2 بجے شب تک نعت، مولد اور ختم پڑھتے ہیں اور رات مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختلف جماعتیں جا کر نعت خوانی کرتی ہیں۔

11 ربیع الاول کی مغرب سے 12 ربیع الاول کی عصر تک ہر نماز کے وقت 21 توپیں سلامی کے قلعہ جیاد سے ترکی توپ خانہ سر کرتا ہے۔ ان دنوں میں اہل مکہ بہت جشن کرتے، نعت پڑھتے اور کثرت سے مجالسِ میلاد منعقد کرتے ہیں۔

ماہنامہ ''طریقت'' لاہور

2۔ 11 ربیع الاول کو مکہ مکرمہ کے در و دیوار عین اُس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اٹھے جب کہ حرم شریف کے مؤذن نے نماز عصر کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَر کی صدا بلند کی۔ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی مبارک باد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین نے حنفی مصلہ پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسبِ دستور شریف کو عیدِ میلاد کی مبارک باد دی، پھر تمام وزراء اور اَرکانِ سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اَعیانِ شہر بھی شامل تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شاندار مجمع نہایت انتظام و احتشام کے ساتھ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ قصر سلطنت سے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک راستے میں دورویہ اعلیٰ درجے کی روشنی کا انتظام تھا اور خاص کر مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی رنگ برنگ روشنی سے رشکِ جنت بنا ہوا تھا۔

زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کر مؤدب کھڑا ہو گیا اور ایک شخص نے نہایت مؤثر طریقے سے سیرتِ احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کی جس کو تمام حاضرین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے۔ اور ایک عام سکوت تھا جو تمام محفل پر طاری تھا۔ ایسے متبرک مقام کی بزرگی کسی کو حرکت کرنے اجازت نہیں دیتی تھی اور اس یوم سعید کی خوشی ہر شخص کو بے حال کیے ہوئے تھی۔ اس کے بعد نائب وزیر خارجہ شیخ فواد نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالم انسانی کے اس انقلاب عظیم پر روشنی ڈالی جس کا سبب وہ خلاصۃ

الوجود ذات تھی۔۔۔۔آخر میں قابل مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کو سن کر سامعین بہت محظوظ ہوئے۔اس سے فارغ ہو کر سب نے مقام ولادت کی ایک ایک کرکے زیارت کی، پھر واپس ہو کر حرم شریف میں نماز عشاء ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب حرم شریف کے ایک دالان میں مقررہ سالانہ بیانِ میلاد سننے کے لیے جمع ہو گئے۔ یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے اخلاق واوصافِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کیے۔

عیدِ میلاد کی خوشی میں تمام کچہریاں، دفاتر اور مدارس بھی 12 ربیع الاول کو ایک دن کے لیے بند کر دیے گئے اور اس طرح یہ خوشی اور سرور کا دن ختم ہو گیا۔خدا سے دعا ہے کہ وہ اسی سرور اور مسرت کے ساتھ پھر یہ دن دکھائے۔آمین

.1 ماخوذ از اخبار ”القبلہ“ مکہ مکرمہ

.2 ماہنامہ ”طریقت“ لاہور

نوٹ : یہ اقتباسات ہم نے اِمروز میگزین کے 21 اکتوبر 1988ء کے ایڈیشن سے لیے ہیں۔اس پر ہم میگزین انچارج جناب سعید بدر کے خصوصی ممنون ہیں۔

این دعا اَز من و اَز جملہ جہاں آمین باد

مندرجہ بالا اقتباسات ہمیں ماضی قریب کی یاددہانی کراتے ہیں جب مکہ مکرمہ میں جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری عقیدت و محبت سے منایا جاتا تھا اور اتنا اہتمام کیا جاتا تھا جس کا تذکرہ کتب و رسائل میں محفوظ ہے۔لیکن افسوس! یہی امت آج اس مقدس دن کے موقع پر جواز اور عدمِ جواز کی بحث میں پڑی ہوئی ہے۔

2۔مدینہ منورہ میں محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد

ولأہل المدینۃ. کثرہم اللہ تعالی. بہ احتفال وعلی فعلہ إقبال وکان للملک المظفر صاحب "إربک" بذالک فیہا إتم العنایۃ واہتماما بشأنہ جاوز الغایۃ، فأثنی علیہ بہ العلامۃ إبو شامۃ إحد شیوخ النووی السابق فی الاستنقاۃ فی کتابۃ الباعث علی البدع والحوادث. وقال مثل ہذا الحسن :

یندب الیہ ویشکر فاعلہ ویثنی علیہ . زاد ابن الجزری : ولو لم یکن فی ذالک إلاإر غام الشیطان وسرور اہل الایمان .

قال یعنی الجزری : وإذا کان اہل الصلیب اتخذ والیلۃ مولد نبیہم عیداً اکبر فاہل الاسلام اولی بالتکریم واجدر .

''اہل مدینہ۔ اللہ انہیں زیادہ کرے۔ بھی اسی طرح محافل منعقد کرتے ہیں اور اس طرح کے امور بجالاتے ہیں۔ بادشاہ مظفر شاہِ اربک اس معاملے میں بہت زیادہ توجہ دینے والااور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔علامہ ابو شامہ (جو امام نووی کے شیوخ میں سے ہیں اور صاحب استطاعت بزرگ ہیں) نے اپنی کتاب الباعث علی البدع والحوادث میں اس اہتمام پر اس (بادشاہ) کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''اس طرح کے اچھے امور اسے پسند تھے اور وہ ایسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرتا تھا۔'' امام جزری اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان

امور کی بجاآوری سے صرف شیطان کی تذلیل اور اہل ایمان کی شادمانی و مسرت ہی مقصود ہو۔ آگے مزید فرماتے ہیں کہ جب عیسائی اپنے نبی کی شبِ ولادت بہت بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں تو اہل اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ ولادت پر بے پناہ خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔"

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 15، 16

ملا علی قاری (م 1014ھ/1606ء) اِمام برہان الدین بن جماعہ شافعی (725۔ 790ھ/1325۔1388ء) کے معمولاتِ میلاد شریف کی بابت لکھتے ہیں:

فقد اتصل بنا أن الزاہد القدوۃ المعمر أبا إسحاق إبراہیم بن عبد الرحیم بن إبراہیم جماعۃ لما کان بالمدینۃ النبویۃ علی ساکنہا أفضل الصلاۃ وأکمل التحیۃ کان یعمل طعاماً فی المولد النبوی، ویطعم الناس، ویقول: لو تمکنت عملت بطول الشہر کل یوم مولدا.

’’ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد و قدوہ معمر ابواِسحاق بن اِبراہیم بن عبد الرحیم جب مدینۃ النبی۔ اُس کے ساکن پر افضل ترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔ میں تھے تو میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کھانا تیار کرکے لوگوں کو کھلاتے تھے، اور فرماتے تھے : اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا۔‘‘

ملاعلی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 17

3۔ مصر اور شام میں محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِنعقاد

فأکثرہم بذلک عنایۃ اہل مصر والشام، ولسلطان مصر فی تلک اللیلۃ من العام اعظم مقام، قال : ولقد حضرت فی سنۃ خمس وثمانین وسبعمائۃ لیلۃ المولد عند الملک الظاہر برقوق بقلعہ الجبل العلیۃ. فرایت ماہالنی وسرنی وماساءنی، وحررت ماانفق فی تلک اللیلۃ علی القراء والحاضرین من الوعاظ والمنشدین وغیرہم من الأتباع والغلمان والخدام المترددین بنحو عشرۃ آلاف مثقال من الذہب مابین خلع ومطعوم ومشروب ومشموم وشموع وغیرہا مایستقیم

به الضلوع. وعددت فی ذلک خمساً وعشرین من القراء الصیتین المرجو کونهم مثبتین، ولا نزل واحد منهم إلا بنحو عشرین خلعة من السلطان ومن الأمراء الأعیان.

قال السخاوی: قلت: ولم یزل ملوك مصر خدام الحرمین الشریفین ممن وفقهم الله لهدم کثیر من المناکیر والشین، ونظروا فی إمر الرعیة کالوالد لولده، وشهروا انفسهم بالعدل، فأسعفهم الله بجنده ومدده.

”محافلِ میلاد کے اہتمام میں اہلِ مصر اور اہلِ شام سب سے آگے ہیں اور سلطانِ مصر ہر سال ولادت باسعادت کی رات محفلِ میلاد منعقد کرنے میں بلند مقام رکھتا ہے۔

فرمایا کہ میں 785ھ میں سلطان ظاہر برقوق کے پاس میلاد کی رات الجبل العلیة کے قلعہ میں حاضر ہوا۔ وہاں وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور بہت زیادہ خوش کیا اور کوئی چیز مجھے بری نہ لگی۔ میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا جو بادشاہ نے اس رات تقسیم کیا۔ قراء اور موجود واعظین، نعت خوان (شعراء) اور ان کے علاوہ کئی اور لوگوں، بچوں اور مصروف خدام کو تقریباً دس ہزار مثقال سونا، خلعتیں، انواع واقسام کے کھانے، مشروبات، خوشبوئیں، شمعیں اور دیگر چیزیں دیں جن کے باعث وہ اپنی معاشی حالت

درست کر سکتے تھے۔ اس وقت میں نے ایسے 25 خوش الحان قراء شمار کیے جو اپنی مسحور کن آواز سے سب پر فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو سلطان اور اَعیانِ سلطنت سے 20 کے قریب خلعتیں لیے بغیر سٹیج سے اترا ہو۔

’’امام سخاوی کہتے ہیں کہ میرا مؤقف یہ ہے کہ مصر کے سلاطین جو حرمین شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم کرنے کی توفیق عطا کر رکھی تھی۔ اور انہوں نے رعیت کے بارے میں ایسا ہی سلوک کیا جیسا والد اپنے بیٹے سے کرتا ہے۔ اور انہوں نے قیامِ عدل کے ذریعے شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں انہیں اپنی غیبی مدد سے نوازے۔‘‘

ملا علی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 13

حجۃالدین اِمام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ظفر مکی (497۔565ھ / 1104۔1170ء) کہتے ہیں کہ الدر المنتظم میں ہے:

وقد عمل المحبون للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحاً بمولدہ الولائم، فمن ذلک ما عملہ بالقاہرۃ المعزّیۃ من الولائم الکبار الشیخ اِبوالحسن المعروف بابن قُفل قدس اللہ تعالی سرہ، شیخ شیخنا اِبی عبداللہ محمد بن النعمان، وعمل ذلک قبلُ جمال الدین العجمی الھمدانی. وممن عمل ذلک علی قدر وسعہ یوسف الحجّار بمصر، وقد راِی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو یحرّض یوسف المذکور علی عمل ذلک.

’’اہلِ محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اَصحابِ محبت نے بڑی بڑی ضیافت کا انعقاد کیا ان میں شیخ ابو الحسن ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں جو کہ ہمارے شیخ ابو عبداللہ محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ اور یہ عمل مبارک جمال الدین عجمی ہمذانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا اور پھر انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف حجار کو عملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔‘‘

صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 363

4۔ قوص میں جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِمام کمال الدین الادفوی (685۔748ھ/1286۔1347ء) ’’الطالع السعید الجامع لاسماء نجباء الصعید‘‘ میں فرماتے ہیں:

حکی لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العماد اِن إبا الطیب محمد بن إبراہیم السبتی المالکی نزیل قوص، إحد العلماء العاملین، کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فیقول: یا فقیہ! ہذا یوم سرور، اصرف الصبیان، فیصرفنا.

وہذا منہ دلیل علی تقریرہ وعدم إنکارہ، وہذا الرجل کان فقیہاً مالکیّا متفنّناً فی علوم، متورّعاً، إخذ عنہ إبو حیان وغیرہ، مات سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ.

”ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو طیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی۔ جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحبِ عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

”ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اِثبات و جواز اور اِس کے عدم کے اِنکار پر دلیل و تائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زُہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابو حیان اور دیگر علماء نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی۔“

1. سیوطی، حسن المقصد فی عمل المولد: 66، 67

2. سیوطی، الحاوی للفتاوی: 206

3. نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 238

5۔ اندلس اور روم میں محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِنعقاد

وإماملوك الأندلس والغرب فلهم فيه ليلة تسير بها الركبان يجتمع فيها إئمة العلماء الأعلام، فمن يليهم من كل مكان وعلوا بين إهل الكفر كلمتہ الإيمان، وإظن إهل الروم لايتخلفون عن ذلک، اقتفاء بغيرهم من الملوك فيما هنالک.

''سلاطینِ اندلس اور شاہانِ بلادِ مغرب (یومِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) رات کے وقت قافلے کی صورت میں نکلتے جس میں بڑے بڑے ائمہ و علماء شامل ہوتے۔ راستے میں جگہ جگہ سے لوگ ان کے ساتھ ملتے چلے جاتے اور یہ سب اہلِ کفر کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے۔ میرا غالب گمان ہے کہ اہلِ روم بھی ان سے کسی طرح پیچھے نہیں تھے اور وہ بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح محافلِ میلاد منعقد کرتے تھے۔''

ملاعلی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 14

.6 بلادِ ہند (بر صغیر پاک و ہند) میں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وبلاد الہند تزید علی غیرہا بکثیر کما اعلمنیہ بعض اولی النقد والتحریر. واما العجم فمن حیث دخل ہذا الشہر المعظم والزمان المکرم یاہلہا مجالس فخام من انواع الطعام للقراء الکرام وللفقراء من الخاص والعام، وقراءات الختمات والتلاوات المتوالیات والانشادات المتعالیات، وانواع السرور واصناف الحبور حتی بعض العجائز. من غزلہن ونسجہن. یجمعن مایقمن بجمعہ الاکابر والاعیان وبضیافتہن مایقدرون علیہ فی ذلک الزمان. ومن تعظیم مشایخہم وعلمائہم ہذاالمولد المعظم والمجلس المکرم انہ لا یاباہ احد فی حضورہ، رجاء ادراک نورہ وسرورہ.

وقد وقع لشیخ مشایخنا مولانا زین الدین محمود الہمدانی النقشبندی. قدس اللہ سرہ العلی. انہ اراد سلطان الزمان وخاقان الدوران ہمایون بادشاہ تغمدہ اللہ واحسن مثواہ ان یجتمع بہ ویحصل لہ المدد والمدد بسببہ فاباہ الشیخ، وامتنع ایضًا ان یاتیہ السلطان استغناء بفضل الرحمٰن فالح السلطان علی وزیرہ بیرم خان بانہ لابد من تدبیر للاجتماع فی المکان، ولوفی قلیل من الزمان. فسمع الوزیر ان الشیخ لایحضر فی دعوۃ من ہناء وعزاء الافی مولد النبی علیہ السلام تعظیمًا لذلک المقام. فانہی الی السلطان، فامرہ بتہیئۃ اسبابہ الملوکانیۃ فی انواع الاطعمۃ والاشربۃ ومما یتمم بہ ویبخر فی المجالس العلمیۃ. ونادی الاکابر والاہالی.

وحضر الشیخ مع بعض الموالی فأخذ السلطان الإبریق بید الأدب ومعاونۃ التوفیق، والوزیر اِخذ الطشت من تحت اِمرہ رجاء لطفہ ونظرہ وغسلا یدا الشیخ المکرم، وحصل لہما برکۃ تواضعہا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المقام المعظم والجاہ المفخم.

”جیسا کہ بلند پایہ نقاد، علماء اور اہل قلم حضرات نے مجھے بتایا ہے ہندوستان کے لوگ دوسرے ممالک کی نسبت بڑھ چڑھ کر ان مقدس اور بابرکت تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔ اور عجم میں جونہی اس ماہ مقدس اور بابرکت زمانے کا آغاز ہوتا لوگ عظیم الشان محافل کا اہتمام کرتے جن میں قراء حضرات اور عوام وخواص میں فقراء منش لوگوں کے لیے انواع واقسام کے کھانوں کا انتظام کیا جاتا۔ مولود شریف پڑھا جاتا اور مسلسل تلاوتِ قرآن کی جاتی، بآواز بلند نعتیہ ترانے (قصیدے) پڑھے جاتے اور فرحت وانبساط کا متعدد طریقوں سے اظہار کیا جاتا حتی کہ بعض عمر رسیدہ خواتین سوت کات اور بن کر رقم جمع کرتیں جس سے اپنے دور کے اکابرین اور زعماء کی حسبِ استطاعت ضیافت کرتیں۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بابرکت ومکرم مجلس کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ

اس دور کے علماء و مشائخ میں سے کوئی بھی اس میں حاضر ہونے سے انکار نہ کرتا، یہ امید کرتے ہوئے کہ اس میں شریک ہو کر نور و سرور اور تسکینِ قلب حاصل کریں۔

''ایک دفعہ شہنشاہِ دوراں، سلطانِ زماں، ہمایوں بادشاہ (اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے اور اچھا ٹھکانہ دے) نے ارادہ کیا کہ وہ ہمارے شیخ المشائخ زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی قدس سرہ العزیز کے ہمراہ مجلس منعقد کرے اور ان کے لیے (مالی) اعانت کا اہتمام کرے۔ اور یہ مدد اس (بادشاہ) کے واسطہ سے ہو تو شیخ نے آنے سے انکار کر دیا حتی کہ سلطان کو اپنے پاس بھی آنے سے روک دیا کیوں کہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ اس سے مستغنی تھے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر بیرم خان سے اصرار کیا کہ اجتماع کی لازماً کوئی تدبیر کی جائے اگرچہ وہ محدود وقت کے لیے ہی ہو۔ وزیر نے سنا کہ شیخ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی بھی خوشی یا غمی کی محفل میں شریک نہیں ہوتے۔ پس اس (وزیر) نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ شاہانہ کھانے اور مشروبات تیار کیے جائیں اور ایک مجلسِ علمی کے انعقاد کے تمام اسباب بہم پہنچائے جائیں۔ تمام اکابرین اور کارکنانِ سلطنت کو مدعو کیا گیا۔

"شیخ اپنے بعض مریدین کے ساتھ تشریف لائے۔ سلطان نے نہایت ادب سے لوٹا پکڑا اور وزیر نے شیخ کی طرف نظرِ لطف و کرم کی امید کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں طشت اٹھائی۔ یوں دونوں نے شیخ کے ہاتھ دھلوائے۔ دونوں کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اپنی عاجزی واِنکساری کی وجہ سے بڑا مقام و درجہ حاصل ہوا۔"

ملاعلی قاری، المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاہر : 14، 15

اِس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، قرطبہ اور غرناطہ (اسپین) حتیٰ کہ بلادِ ہند اور عجم کے رہنے والوں کا یہ عالم تھا کہ وہ بارہ ربیع الاول کے دن محافلِ میلاد کا خصوصی اہتمام مداومت سے کرتے چلے آئے ہیں، اور یہ ایک تاریخی عمل تھا جو وہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔

واضح رہے کہ بلادِ اسلامیہ کے یہ لوگ بریلوی نہیں رہے نہ ہی مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور مصر و شام کے کوئی لوگ بریلوی مکتبِ فکر کے تھے۔ کیا ستم ظریفی ہے کہ جو لوگ اِسلامی تاریخ سے کوئی آگاہی نہیں رکھتے اور ان کا مسلک شکوک و شبہات اور فتنہ و فساد پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں وہ اِسلام کی مسلّمہ تعلیمات کو مشکوک بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔
اسلامی ماخذ تاریخ تک ان کی رسائی نہیں جس کی وجہ سے وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ایمانی حقائق کو مسخ کرکے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ محض جہالت کا پرچار کرتے ہیں، تقریباتِ میلاد کے حق میں ماضی کی کتابوں کا انہوں نے کبھی مطالعہ کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔

میلاد النبی ﷺ پر لکھی جانے والی گراں قدر تصانیف

قرونِ اُولیٰ سے لے کر آج تک ائمہ و محدّثین اور علماء و شیوخ نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر قلم اٹھایا اور نظم و نثر میں ہزاروں کی تعداد میں گراں قدر کتب تصنیف کیں۔ ان میں سے بعض مختصر اور بعض ضخیم ہیں۔

اکثر ائمہ و محدّثین اور اکابر علماء نے اَحادیث، سیرت و فضائل اور تاریخ کی کتب میں میلاد شریف کے موضوع پر باقاعدہ اَبواب باندھے ہیں۔ مثلاً اِمام ترمذی (210۔279ھ) نے الجامع الصحیح میں کتاب المناقب کا دوسرا باب ہی ''ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' قائم کیا ہے۔ ابن اِسحاق (85۔151ھ) نے السیرۃ النبویۃ میں، ابن ہشام (م213ھ) نے السیرۃ النبویۃ میں، ابن سعد (168۔230ھ) نے الطبقات الکبری میں، ابو نعیم (336۔430ھ) نے دلائل النبوۃ میں، بیہقی (384۔458ھ) نے دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ میں، ابو سعد خرکوشی نیشاپوری (م406ھ) نے کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، ابن اثیر (555۔630ھ) نے الکامل فی التاریخ میں، طبری (224۔310ھ) نے تاریخ الامم والملوک میں، ابن کثیر (701۔774ھ) نے البدایۃ والنھایۃ میں، ابن عساکر (499۔571ھ) نے تاریخ دمشق الکبیر میں، الغرض تمام اَجل ائمہ و علماء نے اپنی اپنی کتب میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ نیز اِمام محمد بن یوسف صالحہ شامی (م 942ھ) نے ''سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں بہت تفصیل سے لکھا اور جواز میں علمی دلائل کے اَنبار لگا دیئے ہیں۔ اِمام ابو عبد اللہ بن الحاج مالکی (م737ھ) نے ''المدخل الی تنمیۃ الاعمال بتحسین النیات والتنبیہ علی کثیر من البدع المحدثۃ والعوائد المنتحلۃ'' میں مفصل بحث کی ہے۔ اِمام زرقانی (1055۔

1122ء) نے ''المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ''میں، شیخ عبد الحق محدث دہلوی (958۔ 1052ھ) نے ''ماثَبَت مِن السُّنّۃفی ایّام السَّنَۃ''میں اور اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی (1265۔1350ھ) نے ''حجۃ اللہ العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اور ''جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں میلاد شریف کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

ذیل میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر لکھی جانے والی چند معروف کتب درج کی جارہی ہیں:

1۔ابو العباس احمد اقلیشی (م 550ھ)

ابو العباس احمد بن معد بن عیسی اقلیشی اندلسی (م 550ھ) نے الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے کتاب تالیف کی ہے۔اِس میں اُنہوں نے دس فصول قائم کی ہیں۔

باشا بغدادی، ایضاح المکنون : 451

2۔علامہ ابن جوزی (510۔ 597ھ)

عبدالرحمان بن علی بن محمود بن علی بن عبد اللہ بن حمادی قرشی حنبلی جن کا لقب جمال الدین ہے۔ 510ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور 597 ہجری میں اسی شہر میں انتقال فرمایا۔ ابتدائی علوم پر صغر سنی میں ہی دسترس حاصل کرکے وعظ و تبلیغ میں لگ گئے۔ پھر حدیث میں مہارت اور پختگی حاصل کی تو حافظ اور محدّث کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے 159 سے زائد کتب تصنیف کیں جن میں سے اکثر حدیث، تاریخ اور مواعظ پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو مستقل کتب لکھیں:

1. بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2. مولد العروس

3۔اِبن دحیہ کلبی (544۔633ھ)

ابوخطاب عمر بن حسن بن علی بن محمد بن دحیہ کلبی اندلس میں پیدا ہوئے۔آپ نے حصولِ علم کے لیے شام، عراق، خراسان وغیرہ کے سفر کیے اور مصر میں قیام فرمارہے۔ آپ مشہور محدّث، معتمد مؤرّخ اور مایہ ناز ادیب تھے۔بہت سی کتب لکھیں اور شاندار علمی ورثہ چھوڑا۔میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر آپ کی تصنیف ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' بھی ہے۔

4۔حافظ شمس الدین جزری (م660ھ)

ابو الخیر شمس الدین محمد بن عبد اللہ جزری شافعی (م1262ء) اپنے وقت کے امام القراء اور محدّث تھے۔مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی ایک کتاب ''عرف التعریف بالمولد الشریف'' ہے۔

5۔شیخ ابو بکر جزائری (م707ھ)

شیخ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمد بن احمد عطار جزائری نے ''المورد العذب المعین فی مولد سید الخلق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے نام سے کتاب لکھی۔

6۔اِمام کمال الدین الادفوی (685۔748ھ)

اِمام کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر اَدفوی نے اپنے ملک مراکش میں جشنِ میلاد کی تقریبات کے حوالے سے بہت سی تفصیلات اپنی کتاب ''الطالع السعید الجامع لاسماء نجباء الصعید''میں جمع کی ہیں۔

7۔ سعید الدین الکازرونی (م 758ھ)

محمد بن مسعود بن محمد سعید الدین الکازرونی نے ''مناسک الحجز المنتقی من سیر مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے نام سے کتاب لکھی۔

8۔ابو سعید خلیل بن کیکلدی (694۔761ھ)

ابو سعید خلیل بن کیکلدی بن عبد اللہ لاعلائی دمشقی شافعی نے الدرۃالسنیۃفی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب تالیف کی۔

9۔امام عماد الدین بن کثیر (701۔774ھ)

میلاد نگاروں میں صاحبِ ”تفسیر القرآن العظیم“۔اِمام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن کثیر۔کا نام بھی شامل ہے۔اِمام ابن کثیر نے ”ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضاعہ“ کے نام سے میلاد شریف کے موضوع پر کتاب لکھی ہے۔

10۔ سلیمان برسوی حنفی

سلیمان بن عوض باشابن محمود برسوی حنفی 780ھ کے قریب فوت ہوئے۔آپ سلطان بایزید عثمانی کے دور میں بہت بڑے امام تھے۔اُنہوں نے ”وسیلۃالنجاۃ“ کے نام سے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ لکھا۔

11۔اِمام عبد الرحیم برعی (م803ھ)

اِمام عبدالرحیم بن اَحمد برعی یمانی (م 1400ء) نے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر رسالہ تالیف کیا ہے جو کہ ''مولد البرعی'' کے نام سے معروف ہے۔

12۔ حافظ زین الدین عراقی (725۔808ھ)

حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمٰن مصری عراقی یکتائے زمانہ، نابغہ روزگار، محافظ اسلام، مرجع خلائق اور دانش وَر محقق تھے۔ انہوں نے حدیث، اسناد اور ضبط روایات میں کمال رسوخ حاصل کیا۔ علم حدیث سے تھوڑا بہت شغف رکھنے والا ہر شخص ان کے علم و فضل سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس جلیل القدر امام نے جشنِ میلاد کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا جس کا نام ''المورد الھنی فی المولد السنی'' رکھا۔

13۔ سلیمان برسونی

حاجی خلیفہ نے ''کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (2 : 1910)'' میں لکھا ہے کہ سلیمان برسونی 808ھ کے بعد فوت ہوئے۔ اُنہوں نے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ لکھا جو کہ روم کی مجالسِ میلاد میں پڑھا جاتا ہے۔

14۔اِمام محمد بن یعقوب فیروزآبادی (729۔817ھ)

اِمام ابوطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم فیروزآبادی ایک بہت بڑے اِمام ہو گزرے ہیں۔آپ نے بے شمار کتب لکھیں، جن میں تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، الصلات والبشر فی الصلاۃ علٰی خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لغت کی معروف کتاب القاموس المحیط شامل ہیں۔آپ نے میلاد شریف پر النفحۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی۔

15۔امام شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی (777۔842ھ)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھنے والے جلیل القدر آئمہ میں سے ایک حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن عبداللہ قیسی شافعی المعروف حافظ ابن ناصر الدین دمشقی ہیں۔آپ اعلٰی پائے کے مؤرّخ تھے۔لاتعداد کتب ان کی نوک قلم سے نکلیں، بے شمار حواشی تحریر کیے اور مختلف علوم وفنون میں طبع آزمائی کی۔آپ دمشق کے الشرفیہ دار الحدیث کے شیخ الحدیث بنے۔آپ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کئی کتب تحریر کیں۔حاجی خلیفہ نے ''کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (2 :

1910)“ میں ان کی درج ذیل تین کتب کا تذکرہ کیا ہے جو صرف اِسی موضوع پر ہیں

:

.1 جامع الآثار فی مولد النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تین جلدوں پر مشتمل ہے)

.2 اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

.3 مورد الصادی فی مولد الہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

16۔ شیخ عفیف الدین التبریزی (م 855ھ)

شیخ عفیف الدین محمد بن سید محمد بن عبد اللہ حسینی تبریزی شافعی نے مدینہ منورہ میں 855ھ میں وفات پائی۔ آپ نے اِمام نووی (631۔ 677ھ) کی الاربعین اور اِمام ترمذی (210۔279ھ) کی الشمائل المحمدیۃ کا حاشیہ لکھا۔ آپ نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب لکھی۔

17۔ شیخ محمد بن فخر الدین (م 867ھ)

شیخ شمس الدین ابو القاسم محمد بن فخر الدین عثمان لؤلؤی دمشقی حنبلی ''اللؤلؤابن الفخر'' کے نام سے معروف تھے۔ اُنہوں نے میلاد شریف کے موضوع پر الدر المنتظم فی مولد النبی المعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی۔ بعد ازاں اُنہوں نے اللفظ الجمیل بمولد النبی الجلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے اس کی تلخیص کی۔

18۔ سید اصیل الدین ہروی (م 883ھ)

سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ہروی نے درج الدرر فی میلاد سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب تالیف کی۔

19۔ اِمام عبد اللہ حسینی شیرازی (م 884ھ)

اِمام اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمٰن حسینی شیرازی نے میلاد کے موضوع پر ایک کتاب بہ عنوان ''درج الدرر فی میلاد سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھی۔ اِس کا ذکر حاجی خلیفہ نے ''کشف الظنون (1 : 745)'' میں کیا ہے۔

20۔ شیخ علاء الدین المرداوی (م 885ھ)

ابوالحسن علاء الدین علی بن سلیمان بن احمد بن محمد مرداوی دمشق میں حنبلی فقہ کے بہت بڑے شیخ ہو گزرے ہیں۔آپ نے میلاد شریف پر المنھل العذب القریر فی مولد الھادی البشیر النذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامی کتاب تالیف کی۔

21۔برہان الدین ابوالصفاء (م 887ھ)

برہان الدین ابوالصفاء ابن ابی الوفاء نے فتح اللہ حسبی وکفی فی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب تالیف کی۔

22۔ شیخ عمر بن عبدالرحمان باعلوی (م 889ھ)

شیخ عمر بن عبدالرحمان بن محمد بن علی بن محمد بن احمد باعلوی حضرمی نے "کتاب مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھی۔

23۔امام شمس الدین السخاوی (831۔902ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمان بن محمد قاہری سخاوی کا شمار اکابر ائمہ میں ہوتا ہے۔ایک عالم نے کہا کہ "حافظ ذہبی کے بعد ان جیسے ماہر علوم و فنونِ حدیث شخص کا وجود نہیں ملتا اور انہی پر فنِ حدیث ختم ہو گیا۔" امام شوکانی کا کہنا ہے کہ اگر حافظ سخاوی کی "الضوء اللامع" کے علاوہ کوئی اور تصنیف نہ بھی ہوتی تو یہی ایک کتاب ان کی امامت پر بڑی دلیل تھی۔

آپ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک کتاب "الفخر العلوی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تصنیف کی، اور اس کا ذکر اپنی کتاب "الضوء اللامع (8 : 18)" میں بھی کیا ہے۔اِس کے علاوہ آپ نے الضوء اللامع میں اُن ائمہ کرام کی فہرست بھی دی ہے جنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے بارے میں کتب و رسائل تالیف کیے ہیں۔

حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن إسامی الکتب والفنون، 2 : 1910

24۔اِمام نورالدین سمہودی (844۔911ھ)

میلاد کے موضوع پر لکھی جانے والی ایک اور کتاب ''المورد الھنیۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے۔اِس کے مصنف اِمام نورالدین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن احمد حسینی شافعی سمہودی ہیں جنہیں تاریخِ مدینہ کے لکھنے والوں میں مستند درجہ حاصل ہے۔

25۔امام جلال الدین سیوطی (849۔911ھ)

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی کا علمی مقام آفتاب کی طرح ہر خاص و عام پر واضح ہے۔آپ کے تذکروں میں لکھا ہے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد سات سو (700)کے قریب پہنچتی ہے۔آپ نے جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز میں ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے نام سے رسالہ لکھا جو پوری دنیا میں مقبول ہوا۔یہ رسالہ آپ کی تصنیف ''الحاوی للفتاوی'' میں بھی شامل ہے۔

26۔ عائشہ بنت یوسف باعونیہ (م 922ھ)

عائشہ بنت یوسف باعونیہ دمشقیہ شافعیہ مشہور عالمہ و صوفیہ اور کثیر التصانیف محققہ تھیں۔ اُنہوں نے منظوم ''مولود النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' تصنیف کیا۔

27۔ ابو بکر بن محمد حلبی (م 930ھ)

ابو بکر بن محمد بن ابی بکر حبیشی حلبی نے الکواکب الدریۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب رقم کی۔

28۔ ملا عرب الواعظ (م 938ھ)

ملا عرب الواعظ نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے ایک کتاب تالیف کی۔

29۔ ابن دیبع الشیبانی (866۔944ھ)

حافظ وجیہ الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد شیبانی شافعی، ابن دیبع کے لقب سے مشہور ہیں۔آپ نے ایک سو (100) سے زیادہ مرتبہ بخاری شریف کا درس دیا اور ایک مرتبہ چھ روز میں بخاری شریف کو ختم کیا۔آپ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بھی کتاب لکھی ہے۔

30۔ شیخ عبد الکریم الادرنتوی (م 965ھ)

شیخ عبد الکریم ادرنتوی خلوتی نے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ لکھا تھا۔

31۔اِمام ابن حجر ہیتمی مکی (909۔973ھ)

امام الحرمین، ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی شافعی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ ''الفتاویٰ الحدیثیۃ،'' ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان،'' ''الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اھل البدع والزندقۃ'' اور ''الجوہر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبوی المکرم المعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' جیسی مشہورِ زمانہ کتب آپ کے علمی شاہکار ہیں۔آپ علومِ حدیث میں شیخ الاسلام زکریا مصری کے شاگردِ

خاص تھے۔ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی آپ کے دادا استاد تھے۔ علامہ ملا علی قاری اور بر صغیر پاک و ہند کے مایہ ناز فرزند علاؤالدین علی متقی ہندی (صاحبِ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال) آپ ہی کی مسندِ اِرشاد وتدریس کے فیض یافتہ تھے۔ آپ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر مندرجہ ذیل کتب تصنیف کیں:

1. تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سید الأنام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2. تحفۃ الأخیار فی مولد المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

3. اتمام النعمۃ علی العالم بمولد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

4. مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علاوہ ازیں انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''الفتاویٰ الحدیثیۃ'' میں بھی اس موضوع کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

32۔ اِمام خطیب شربینی (م 977ھ)

اِمام شمس الدین محمد بن احمد خطیب شربینی نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پچاس (50) صفحات کا مخطوطہ تحریر کیا ہے۔

33۔ابو الثناء احمد الحنفی (م 1006ء)

ابو الثناء احمد بن محمد بن عارف زیلی رومی حنفی نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے کتاب تالیف کی۔

34۔ملا علی القاری (م 1014ھ)

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھنے والوں میں حافظِ حدیث، مجتہد الزمان امام ملا علی قاری بن سلطان بن محمد ہروی بھی ہیں۔امام شوکانی نے ''البدر الطالع'' میں ان کے حالات نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ علوم نقلیہ کے جامع، سنت نبوی میں دسترس رکھنے والے، عالم اسلام کے بطلِ جلیل اور قوتِ حفظ و فہم میں نام وَر تھے۔
اُنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ''المورد الروی فی مولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبہ الطاھر'' ہے۔اِس

کتاب میں اُنہوں نے میلاد شریف کے بارے میں مختلف علماء کے اَقوال اور مختلف اِسلامی ممالک میں جشنِ میلاد کی تقریبات کا حال بیان کیا ہے۔

35۔اِمام عبد الرؤف المناوی (952۔1031ھ)

''فیض القدیر شرح الجامع الصغیر'' اور ''شرح الشمائل علی جمع الوسائل'' کے مصنف و نام وَر اِمام عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین مناوی (1545۔ 1621ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک رِسالہ تالیف کیا ہے، جو کہ ''مولد المناوی'' کے نام سے معروف ہے۔

36۔ محی الدین عبد القادر عیدروسی (987۔1038ھ)

محی الدین عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ عیدروسی نے المنتخب المصفی فی اخبار مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تالیف کی۔

37۔اِمام علی بن اِبراہیم الحلبی (975۔1044ھ)

سیرتِ طیبہ کی مشہور کتاب۔ ''انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون'' جو کہ ''السیرۃ الحلبیۃ'' کے نام سے معروف ہے۔کے مصنف اِمام نور الدین علی بن ابراہیم بن احمد بن علی حلبی قاہری شافعی نے میلاد شریف کے موضوع پر کتاب ''الکواکب المنیر فی مولد البشیر النذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھی ہے۔اُنہوں نے ''السیرۃ الحلبیۃ''میں بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف منانے پر دلائل دیتے ہوئے اِس کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کیا ہے۔

38۔اِمام محمد بن علان صدیقی (996۔1057ھ)

اِمام محمد علی بن محمد بن علان بکری صدیقی علوی (1588۔1647ء) نام وَر مفسر و محدّث تھے۔اُنہوں نے ''موردالصفافی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نامی مولود نامہ تالیف کیا۔

39۔ شیخ زین العابدین خلیفتی (م1130ھ)

شیخ زین العابدین محمد بن عبد اللہ عباسی مدینہ منورہ کے نامور خطیب تھے۔ آپ خلیفتی کے لقب سے معروف تھے۔ آپ نے میلاد شریف پر الجمع الزاھر المنیر فی ذکر مولد البشیر النذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامی کتاب لکھی۔

40۔ اِمام عبد الغنی نابلسی (م 1143ھ)

شیخ عبد الغنی نابلسی بڑے جلیل القدر اِمام تھے۔ آپ نے ''المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے عنوان سے مختصر اور جامع مولود نامہ لکھا ہے۔

41۔ شیخ جمال الدین بن عقیلہ المکی الظاہر (م 1130ھ)

شیخ جمال الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سعید بن مسعود المکی الظاہر نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب لکھی۔

42۔ سلیمان نحیفی رومی (م 1151ھ)

سلیمان بن عبد الرحمان بن صالح نحیفی رومی۔ جنہوں نے مولانا روم (604۔672ھ) کی ''مثنوی مولوی معنوی'' کا ترکی زبان میں منظوم ترجمہ کیا تھا۔ نے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ بھی لکھا۔

43۔ یوسف زادہ رومی (1085۔1167ھ)

عبد اللہ حلمی بن محمد بن یوسف بن عبد المنان رومی حنفی مقری ایک نام وَر محدث تھے۔ آپ ''یوسف زادہ شیخ القرائ'' کے لقب سے معروف تھے۔ اُنہوں نے اِختلافِ قرات پر الائتلاف فی وجود الاختلاف فی القراءۃ کے نام سے کتاب لکھی۔ میلاد شریف کے موضوع پر ان کی کتاب کا نام الکلام السنی المصفی فی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

44۔ حسن بن علی مدابغی (م 1170ھ)

علامہ حسن بن علی بن احمد بن عبد اللہ منطاوی جو کہ مدابغی کے نام سے معروف تھے، اُنہوں نے 1170 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔ اُنہوں نے رسالۃفی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے ایک رِسالہ تالیف کیا۔

45۔ عبد اللہ کاشغری (م 1174ھ)

عبد اللہ بن محمد کاشغری بندائی نقشبندی زاہدی قسطنطنیہ میں درس وتدریس کرتے تھے۔ آپ وہاں سلسلہ نقشبندیہ کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ آپ نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

46۔ احمد بن عثمان حنفی (1100۔1174ھ)

احمد بن عثمان دیار بکری آمدی حنفی نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تالیف کی۔

47۔ عبد الکریم برزنجی (م 1177ھ)

سید جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی شافعی مدینہ منورہ کے مفتی اعظم اور مشہور محدث تھے۔ عربی لغت کی مشہور کتاب۔ تاج العروس من جواھر القاموس۔کے مصنف سید مرتضٰی زبیدی (1145۔1205ھ) نے آپ سے ملاقات کی اور مسجد نبوی میں ہونے والے آپ کے دروس میں حاضر ہوئے۔آپ کی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشہور و معروف کتاب ''عقد الجوھر فی مولد النبی الازھر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے، جو کہ ''مولود البرزنجی'' کے نام سے معروف ہے۔اِس کی شہرت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ عرب و عجم میں اکثر لوگ اس رسالہ کو حفظ کرتے ہیں اور دینی اجتماعات کی مناسبت کے اعتبار سے اسے پڑھتے ہیں۔ یہ میلاد نامہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت و ہجرت، اَخلاق و غزوات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک کے ذکر پر مشتمل ہے۔آپ نے اس میلاد نامہ کے ابتداء میں یہ تحریر کیا ہے:

اِبتدیٔ اْلِاملاء باسم الذات العلیۃ، مستدرّا فیض البرکات علی ماأنالہ وأولاہ.

"میں (اللہ تعالیٰ کی) بزرگ و برتر ذات کے نام سے لکھنا شروع کرتا ہوں، اُس سے برکتوں کے فیض کے نزول کا طلب گار ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔"

اس کتاب کی شرح شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد علیش (م 1299ھ) نے کی ہے اور یہ شرح بہت ہی جامع اور مفید ہے اس کا نام "القول المنجی علی مولد البرزنجی" ہے۔ یہ مصر سے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ اس شرح کو ان کے پوتے علامہ فقیہ و مورخ سید جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین برزنجی (م 1317ھ)۔ جو کہ مدینہ منورہ میں مفتی تھے۔ نے منظوماً تحریر کرکے 198 ابیات میں بیان کیا ہے۔ اِس کے شروع میں وہ فرماتے ہیں:

بدأت باسم الذات عالیة الشأن

بها مستدراً فیض جود وإحسان

اس منظوم میلاد نامہ کا نام ''الکوکب الانوار علی عقد الجوھر فی مولد النبی الازھر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے۔

48۔ سید محمد بن حسین حنفی جعفری (1149۔1186ھ)

سید محمد بن حسین مدنی علوی حنفی جعفری نے خلفاء راشدین اور اہلِ بیتِ اَطہار کے مناقب پر کافی کتب لکھیں، جن میں الفتح والبشری فی مناقب سیدۃ فاطمۃ الزھراء، قرۃ العین فی بعض مناقب سیدنا الحسین، مناقب الخلفاء الاربعۃ، المواھب العزار فی مناقب سیدنا علی الکرار شامل ہیں۔ آپ نے میلاد شریف کے موضوع پر مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تالیف کی۔

49۔ شیخ محمد بن احمد عدوی (م 1201ھ)

شیخ احمد بن محمد بن احمد عدوی مالکی مصری ''دردیر'' کے لقب سے معروف ہیں۔ آپ کا مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختصر رسالہ مصر سے شائع ہوا جو ''مولد الدردیر'' کے نام سے معروف ہے۔ آپ کے علمی مرتبہ کے پیشِ نظر جامعہ اَزہر کے علماء ومدرسین یہ مولود

نامہ درساًپڑھایا کرتے تھے۔ شیخ الجامعۃ الازہر ابراہیم بن محمد بن احمد بیجوری (م 1198۔ 1277ھ) نے اِس کے اوپر بہت مفید حاشیہ بھی لکھا ہے۔

50۔اشرف زادہ برسوی (م 1202ھ)

عبد القادر نجیب الدین بن شیخ عزالدین احمد "اشرف زادہ برسوی حنفی" کے نام سے معروف تھے۔ان کا ترکی زبان میں شعری دیوان ہے۔ان کی تصوف پر لکھی گئی کتاب کا نام "سر الدوران فی التصوف" ہے۔آپ نے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ لکھا۔

51۔ محمد شاکر عقاد السالمی (م 1202ھ)

محمد شاکر بن علی بن حسن عقاد السالمی نے تذکرۃ اہل الخیر فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا۔

52۔ عبد الرحمان بن محمد مقری (م 1210ھ)

عبد الرحمان بن محمد نحراوی مصری مقری نے حسن بن علی مدابغی (م 1170ھ) کے رسالۃ فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح لکھی، جس کا عنوان حاشیۃ علی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للمدابغی ہے۔

53۔ سلامی الازمیری (م 1228ھ)

مصطفیٰ بن اِسماعیل شرحی اَزمیری سلامی نے ترکی زبان میں منظوم میلاد نامہ لکھا۔

54۔ محمد بن علی شنوانی (م 1233ھ)

محمد بن علی مصری اَزہری شافعی شنوانی نے میلاد شریف کے موضوع پر الجواھر السنیۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے ایک رسالہ تالیف کیا۔

55۔ عبد اللہ سویدان (م 1234ھ)

عبد اللہ بن علی بن عبد الرحمان دلیجی ضریر مصری شاذلی جو کہ سویدان کے لقب سے معروف تھے، اُنہوں نے مطالع الانوار فی مولد النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی۔

56۔ابن صلاح الامیر

سید علی بن ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر صنعانی 1171ھ میں پیدا ہوئے اور 1236ھ کے لگ بھگ فوت ہوئے۔ اُنہوں نے تانیس ارباب الصفافی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے میلاد نامہ لکھا۔

57۔اِمام محمد مغربی (م 1240ھ)

اِمام محمد مغربی نام وَر محقق و صوفی اور اکابر اَولیاء میں سے تھے۔ اُنہوں نے "المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے عنوان سے مولود نامہ تصنیف کیا ہے جو محدثین کی روایات اور صوفیاء کے اَقوال سے مزین ہے۔

58۔ شیخ ابراہیم بن محمد باجوری (م 1276ھ)

شیخ ابراہیم بن محمد باجوری شافعی مصری نے تحفۃ البشر علی مولد ابن حجر تالیف کیا۔

59۔ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م 1277ھ)

ہندوستان کی معروف علمی و روحانی شخصیت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م 1860ء) نے جشنِ میلاد شریف کے جواز پر ''اثبات المولد والقیام'' نامی ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔

60۔ سید احمد مرزوقی

سید ابو الفوز احمد بن محمد بن رمضان مکی مالکی مرزوقی حرمِ مکہ کے مدرّس تھے۔ آپ نے 1281ھ میں ''بلوغ المرام لبیان الفاظ مولد سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شرح مولد احمد البخاری'' تالیف کیا۔ علاوہ ازیں ''عقیدۃ العوام'' کے نام سے ایک مولود نامہ بھی تحریر کیا، جس کی شرح بھی آپ نے خود ''تحصیل نیل المرام'' کے نام سے کی۔

61۔ شیخ محمد مظہر بن احمد سعید (م 1301ھ)

شیخ محمد مظہر بن احمد سعید (م 1884ء) نے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے، جو کہ ''الرسالۃ السعیدیۃ'' کے نام سے معروف ہے۔

62۔ عبدالہادی اَبیاری (م 1305ھ)

شیخ عبدالہادی اَبیاری مصری نے ''مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' پر ایک مختصر رسالہ تحریر کیا ہے۔

63۔ عبدالفتاح بن عبدالقادر دمشقی (1250۔1305ھ)

عبدالفتاح بن عبدالقادر بن صالح دمشقی شافعی نے میلاد شریف کے موضوع پر سرور الابرار فی مولد النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تالیف کیا۔

64۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م 1307ھ)

غیر مقلدین کے نام وَر عالم دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے، جس کا عنوان ہے: ''الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

65۔ابراہیم طرابلسی حنفی (م1308ھ)

ابراہیم بن سید علی طرابلسی حنفی منظوم میلاد نامہ لکھا جس کا عنوان ہے: منظومۃفی مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

66۔ہبۃاللہ محمد بن عبدالقادر دمشقی (م1311ھ)

ہبۃاللہ ابوالفرح محمد بن عبدالقادر بن محمد صالح دمشقی شافعی نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے رسالہ تالیف کیا۔

67۔ابو عبدالمعطی محمد نویر جاوی (م1315ھ)

ابو عبدالمعطی محمد نویر بن عمر بن عربی بن علی نووی جاوی نے بغیۃالعوام فی شرح مولد سیدالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تالیف کی۔

68۔ مفتی اَدرنہ محمد فوزی رومی (م1318ھ)

مفتی اَدرنہ محمد فوزی بن عبد اللہ رومی نے اثبات المحسنات فی تلاوۃ مولد سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے میلاد نامہ لکھا۔

69۔ سید اَحمد بن عبد الغنی دمشقی (م 1320ھ)

سید اَحمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی فقہ حنفی کے نام وَر عالم و محقق اور ''رد المحتار علی در المختار علی تنویر الابصار'' کے مؤلّف اِمام محمد بن محمد امین بن عابدین شامی دمشقی (1198۔1252ھ) کے بھانجے تھے۔ اُنہوں نے اِمام ابن حجر ہیتمی مکی (909۔973ھ) کی میلاد شریف کے موضوع پر لکھی کتاب کی ضخیم شرح ''نثر الدرر علی مولد ابن حجر'' کے عنوان سے لکھی۔

70۔ اِمام احمد رضا خان (1272۔1340ھ)

اِمام احمد رضا بن نقی علی خان قادری بریلوی (1886۔1921ء) میلاد شریف کے موضوع پر درج ذیل دو کتب تالیف کی ہیں:

1. نطق الهلال بارخ ولادة الحبیب والوصال

2. إقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تہامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

71۔ محمد بن جعفر کتانی (م 1345ھ)

عارف باللہ سید شریف محمد بن جعفر کتانی بہت بڑے محدث اور معتمد تھے۔ آپ کا مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک رسالہ ''الیمن والاسعاد بمولد خیر العباد'' ہے۔ یہ ساٹھ (60) صفحات پر مشتمل اور جدید و تاریخی تحقیقات سے بھرپور رسالہ ہے۔

72۔ اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی (1265۔1350ھ)

عالم عرب کے معروف محدّث و سیرت نگار اِمام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''جواہر النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے عنوان سے منظوم کتاب لکھی ہے۔

73۔ مولانا اشرف علی تھانوی (1280۔1362ھ)

مولانا اشرف علی تھانوی (1863ـ1943ء) نام وَر دیوبندی عالم تھے۔ سیرتِ طیبہ پر آپ کی کتاب۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے آغاز میں ہی تخلیقِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واقعاتِ ولادت بالتفصیل ذکر کیے گئے ہیں۔آپ نے ''طریقۂ مولود'' بھی ترتیب دیا ہے۔

74۔ شیخ محمود عطار دمشقی (1284ـ1362ھ)

شیخ محمود بن محمد رشید عطار حنفی دمشق کے نام وَر عالم و محدّث تھے۔آپ نے اپنے وقت کے کبار اساتذہ وشیوخ سے علم حاصل کیااور دمشق کے علماء کا شمار آپ کے شاگردوں یا آپ کے شاگردوں کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔آپ نے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک رسالہ ''استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام'' تالیف کیا ہے۔

75۔اِمام محمد زاہد کوثری (1296ـ1371ھ)

عالم عرب کی معروف علمی شخصیت علامہ مجدد اِمام محمد زاہد کوثری نے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر مختلف مقالہ جات لکھے ہیں۔

76۔ عبداللہ بن محمد ہرری (م 1389ھ)

عبداللہ بن محمد شیبی عبدری ہرری حبشی (م 1969ء) نے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت دو رسائل تالیف کیے ہیں:

1. کتاب المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2. الروائح الزکیۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

77۔ شیخ محمد رشید رضا مصری

مصر کے معروف مؤرّخ، مشہور محقق، محدث، مفسر اور تاریخ دان شیخ محمد رشید رضا نے میلاد پر ایک کتاب تحریر کی جس کا نام ہے: ''ذکر المولد وخلاصۃ السیرۃ النبویۃ وحقیقۃ الدعوۃ الاسلامیۃ۔''

78۔ شیخ محمد بن علوی مالکی مکی (م 1425ھ)

مکہ مکرمہ کے نام وَر محدث اور عالم شیخ محمد بن علوی مالکی مکی (م 2004ء) نے میلاد شریف کی بابت اجل ائمہ کرام کے درج ذیل تین رسائل کا مجموعہ تالیف کرکے طبع کرایا ہے:

1۔ ابن کثیر، ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضاعہ

2۔ ملا علی قاری، المورد الروی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اِس رسالہ پر اِمام علوی مالکی کی تعلیقات وتحقیق بھی شامل ہے۔)

3۔ ابن حجر ہیتمی مکی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ایک رسالہ بہ عنوان ''حول الاحتفال بذکری المولد النبوی الشریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' بھی تالیف کیا ہے۔ علاوہ ازیں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر مختلف ائمہ و علماء کے فتاوی

جات کا مجموعہ بھی ترتیب دیا ہے، جس کا عنوان ہے: ''الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام حول مولدہ علیہ الصلاۃ والسلام۔''

79۔ شیخ عبد العزیز بن محمد

شیخ عبد العزیز بن محمد ایک عظیم محقق اور وزارت ''الامر بالمعروف والنہی عن المنکر'' کے رئیس العام تھے۔ انہوں نے جشنِ میلاد پر ایک کتاب بہ عنوان ''بعثۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھی۔

80۔ سید ماضی ابو العزائم

آپ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ''بشائر الاخیار فی مولد المختار'' لکھی ہے۔ اِس میں اُنہوں نے نورِ نبوت کی تخلیق اور ظہور کا ذکر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت، نبوت اور دیگر انبیائے کرام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کے بیان کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف منانے پر بھی دلائل دیے ہیں۔

81۔ سید محمد عثمان میر غنی

آپ نے میلاد کے موضوع پر ایک رسالہ بہ عنوان ''الاسرار الربانیۃ المعروف ب : مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے بیان پر مشتمل اِس رسالہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب و ولادت اور حیاتِ طیبہ کے دیگر پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

محمد بن محمد منصوری شافعی خیاط نے ابن حجر ہیتمی کی میلاد شریف کے موضوع پر تالیف کردہ کتاب کی شرح اقتناص الشوارد من موارد الموارد کے نام سے لکھی۔

احمد بن قاسم مالکی بخاری حریری، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو حسن بکری، الانوار فی مولد النبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابراہیم اَبیاری، مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلاح الدین ہواری، المولد النبوی الشریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو محمد ویلتوری، ابتغاء الوصول لحب اللہ بمدح الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زین الدین مخدوم فنانی، البنیان المرصوص فی شرح المولد المنقوص

عبداللہ عفیفی، المولد النبوی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبداللہ حمصی شاذلی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ خالد بن والدی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محمد وفا صیادی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محمود محفوظ دمشقی شافعی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ عبداللہ بن محمد مناوی شاذلی، مولد الجلیل حسن الشکل الجمیل

حافظ عبدالرحمٰن بن علی شیبانی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید عبدالقادر اسکندرانی، الحقائق فی قراءۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد بن محمد دمیاطی، مولد العزب

شیخ محمد ہاشم رفاعی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محمد ہشام قبانی، المولد فی الاسلام بین البدعۃ والایمان

سعید بن مسعود بن محمد کازرونی، تعریب المتقی فی سیر مولد النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محمد نوری بن عمر بن عربی بن علی نووی شافعی، الابریز الدانی فی مولد سیدنا محمد العدنانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محمد نوری بن عمر بن عربی بن علی نووی شافعی، بغیۃ العوام فی شرح مولد سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زین العابدین محمد عباسی، الجمع الزاہر المنیر فی ذکر مولد البشیر النذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو شاکر عبداللہ شلبی، الدر المنظم شرح الکنز المطلسم فی مولد النبی المعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیف الدین ابو جعفر عمر بن ایوب بن عمر حمیری ترکمانی دمشقی حنفی، الدر النظیم فی مولد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو ہاشم محمد شریف النوری، احراز المزیۃ فی مولد النبی خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدر الدین یوسف المغربی، فتح القدیر فی شرح مولد الدردیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو الفتوح الحلبی، الفوائد البہیۃ فی مولد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سویدان عبداللہ بن علی الدلیجی المصری، مطالع الانوار فی مولد النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن علان محمد علی الصدیقی المکی، مورد الصفا فی مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید محمد بن خلیل الطرابلسی المعروف بالقاوقجی، مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد العطار الجزائری، الورد العذب المبین فی مولد سید الخلق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو الحسن احمد بن عبداللہ البکری، کتاب الانوار ومفتاح السرور والافکار فی مولد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد بن علی بن سعید، ظل الغمامۃ فی مولد سید تہامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن الشیخ آق شمس دین حمد اللہ، المولد الجسمانی والمورد الروحانی

محمد بن حسن بن محمد بن احمد بن جمال الدین خلوتی سمنودی، الدر الثمین فی مولد سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (1)

(1) میلاد شریف کے موضوع پر لکھی جانے والی تصانیف کا براہِ راست حوالہ دینے کے ساتھ ساتھ ہم نے درج ذیل مصادر کی طرف بھی رجوع کیا ہے:

1. ابن ندیم، کتاب الفہرست

2. حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن إسامی الکتب والفنون

3. بابانی، ہدیۃ العارفین

4. ادوارد فندیک، اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع

5. خوارزمی، مفاتیح العلوم

6. باشا بغدادی، ایضاح المکنون

7. عبدالحہ کتانی، فہرس الفہارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات

8. الیان سرکیس، معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ

9. قنوجی، إبجد العلوم الوشی المرقوم فی بیان إحوال العلوم

10. کتانی، الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السنۃ المصنفۃ

مذکورہ بالا صفحات میں ہم نے ایک سو سولہ (116) ائمہ و شیوخ کی ایک سو پچیس (125) سے زائد تالیفات و شروحات کا ذکر کیا گیا ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد ناموں اور واقعاتِ ولادت کے قصص پر مشتمل ہیں۔ جب کہ اَمرِ واقعہ یہ ہے کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے واقعات اور جشنِ میلاد کی کیفیت کی حامل تالیفات و مولود ناموں کی تعداد اِس سے کہیں زیادہ ہے، اور ایسی کتب اُردو، پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو، سرائیکی، ہندی، فارسی، انگریزی الغرض دنیا کی ہر اُس زبان میں پائی جاتی ہیں جو مومنین بولتے ہیں۔

اِس تمام تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ حبیبِ خدا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف منانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے واقعات بیان کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ بیان کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح خوانی کرنا کوئی ایسا عمل نہیں جو عصرِ حاضر یا ماضی قریب کے مسلمانوں نے کسی مخصوص خطہ میں شروع کیا ہے۔ بلکہ اِس عمل پر ہمیشہ اور ہر جگہ مسلمانوں نے مداومت اِختیار کی ہے اور جشنِ میلاد کی تقاریب کا اِنعقاد مسلمانوں میں ثقافتی پہچان اور جذبہ ایمانی بیدار کرنے کا ذریعہ بنا ہے۔ اگر یہ عمل (معاذ اللہ) بدعتِ سیئہ ہوتا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال

ہے۔ تو کبھی بھی اتنی کثیر تعداد میں کبار اَئمہ اور اَجل محدّثین اِس کا اِہتمام نہ کرتے نہ اِس موضوع کو اپنی تصانیف کا حصہ بناتے۔ چند لوگوں کا اِس مقدس و بابرکت کام کی مخالفت میں دلائل دینا اور اِسے ناجائز قرار دینا اُن کا اپنا خیال ہو سکتا ہے جو اُن کے اُس طبعی گھٹن کے سبب پیدا ہوتا ہے جو بدقسمتی سے بعض لوگوں کو محسنِ اِنسانیت پیغمبرِ اِسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اَقدس کے ساتھ عقیدت و محبت کے حوالہ سے لاحق رہتا ہے۔ توحید کی آڑ میں رِسالتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و برکات سے عوام و خواص کو روکنا ہر دور میں اِبلیسی وطیرہ رہا ہے۔ باقی رہ گیا یہ کہ بعض کم فہم لوگوں نے اِس میں بہت سی خرافات جمع کر دی ہیں تو ان خرافات کا اِزالہ ہونا چاہیے نہ کہ جشن میلاد کو کلیتًا ناجائز قرار دیا جائے اور اِسے منانے والوں کو بدعتی یا مشرک کے لقب سے نوازا جائے۔